

تَعْمِيرِ حَيَاةٍ

پندرہ روزہ

بے غیرتی کی بات

حیرت ہے کہ مسلمانوں کے لئے اللہ پاک کے کلام اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے چے ارشادات میں علوم و حکمت دارین کی فلاج و ترقی کے اسباب اور خزانے بھرے ہوئے ہیں، لیکن وہ بات میں دوسروں پر نگاہ رکھتے ہیں، اور دوسروں کا پس خوردہ کھانے کے درپر رہتے ہیں۔ کیا یہ حیرت اجتنابی ہے غیرتی اور اللہ اور اس کے پاک رسول کے ساتھ اجنبیت اور مغایرت کی نہیں ہے کیا اس کی خال اس بخار کی نہیں ہے جس کے گھر ایک مرتع خلاق حکیم، ایک حاذق ذاکر موجود ہو اور وہ کسی اداڑی طبیب سے علاج کرائے۔

(شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب کاظمی حلوی)

فی شمارہ - ۱۲/-

سالانہ زرعاعون - ۲۵۰/-

۲۰۱۰ء ارجمند

Postal Regd. No. LW/NP/63/2009TO2011
R. N. I. No. UP. Urd/2001/6071

Vol. No. 46 Issue No. 4

Fortnightly

TAMEER-E-HAYAT
Tagore Marg, Badshah Bagh, Lucknow-52

Ph. OM : 0522-2740406
Fax : 0522-2741221
E-mail : nadwae@charchet.net.in

25 December, 2009

Mobile: 09415786548

Mohd. Akram
Jewellers

Near Odeon Cinema, Lucknow

New

Ph: 2266786

Sana Jewellers

شنا جویلس

Riyaz Ahmad
Ghayas Ahmad

۳۰۱/۱۷ سرائے بانس، اکبری گیٹ، چوک لکھنؤ۔ ۳

301/17, Srai Bans
Akbari Gate, Chowk, Lucknow-3

Res: 2226177
Akbari Gate
2268845

Shop: 9415002532
2613736
3958875

سو نے چاندی کی دنیا میں ۵ سالہ دیرینہ نام

حاجی صفی اللہ جویلس
حاجی صفی اللہ جویلس

گورج جمال کے سامنے امین آباد لکھنؤ پروراندہ: محمد اسماعیل

HAJI SAFIULLAH JEWELLERS

Opp: Gadbad Jhala Aminabad, Lucknow-18

Editor Shamsul Haq Nadwi Printed & Published by Athar Husain
on behalf Majlis-e-Sahafat-wa-Nashriyat at Azad Printing Press Mahboob Building Nazirabad Lko. Ph. : 0522-2614685

Phone: Shop. 0522-2274606

© 0522-2616731

محمد اکرم جوینیشن

قبا اونگ
مینو ٹکچر س

ثیرس اونگ - ونڈر اونگ = ڈوم اونگ
فکر اونگ - لان اونگ - ڈیکو ڈینٹ

سل کراسنگ گوری بازار سروجنی شگ کانپور روڈ لکھنؤ

Tel : 0522-2817580 - 9335236026 - 9839095795

لکھنؤ کے قدیم مشہور و معروف صندل سے تیار کردہ
خوشبو و از عطریات

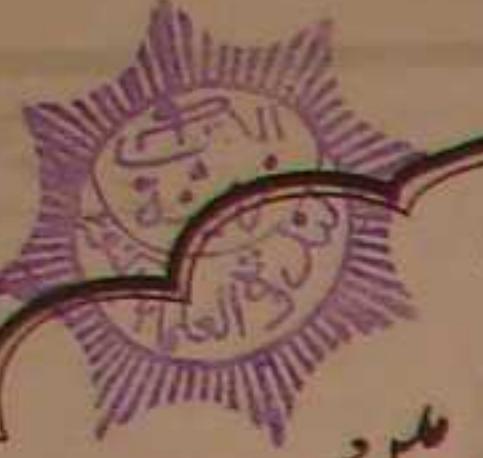
روشنیات، عرقیات، اکل پر فوم، کار پر فوم، روم فریض،
فلوریز فوم، روم کاپ، روم کیونہ، عرق گلب،
عرق کیونہ، اکریلیک، ہر جل پر ڈکٹ

ایک مرتب تحریف لاکر قدمت کا سوچ دیں
جیسا کہ

اظہار سن پروفیو مرس

اکبری گیٹ چوک لکھنؤ
ناظمی: 0522-2614685

PIZHARSON PERFUMERS
H.O. Akbari Gate, Chowk, Lucknow
Tel: 0522-2265257 Mobile: +91-9415051022
Branch: C-5 Janpath Market, Hazratganj,
Lucknow 226001 U.P. INDIA Cell: +91-9415784932
E-mail: pizharsonperfumers@yahoo.com



بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اس شمارے میں

۱	شعر و ادب	حضرت جگر رحمت عالم بن کر
۲	کوئی آیا نہ گھر رحمت عالم بن کر	اداریہ
۳	شش الحق ندوی	بھرتو نبوی کا پیغام ...
۴	شیخ شرف الدین سعیی منیری	بصیوت افروز مقصود کاتا تات...
۵	حضرت مولانا سید ابو الحسن علی حسینی ندوی	فیضان نبوت صحابہ کرام کا کروار...
۶	مولانا عبد الحافظ ربانی	پیغام حسین عشرہ محروم کے بعد
۷	جہوری نظام میں ملت اسلامیہ ...	حالات حاضرہ
۸	حضرت مولانا سید محمد رائح حسینی ندوی	اللہ نے بر وقت کیا جس کو خبردار
۹	سید صباح الدین عبدالرحمٰن	نسخہ شفا
۱۰	مولانا محمد الحسینی	المیمن ان قلب کی دولت
۱۱	مولانا ذاکر سعید الرحمن عظیمی ندوی	اصلاح معاشرہ
۱۲	محمد قیصر حسین ندوی	اخلاقی اقدار اور دین اسلام
۱۳	عبد الرحیم ندوی	اظہار حقیقت
۱۴	عطفت امام اعظمؑ کے پڑنا تو شفای	مسلمان یورپ کے معلم اول
۱۵	فتی محدث عالم ندوی	شخصیات
۱۶	غالد فصل ندوی	فقہ و فتنوی
۱۷	محمد جاوید اختر ندوی	سوال و جواب
۱۸	كتاب هدایت ...	كتاب هدایت
۱۹	تیتم کے حقوق	خیرو نظر
۲۰	تعارف و تبصرہ	عالیٰ خبریں
۲۱	رسید کتب	تعارف و تبصرہ
۲۲	روداد چمن	آپ کے خوبی بھر کے پیچے اگر کوئی لکھ رہے تو کچھ کسی آپ کا درخواست نہیں پہنچتا۔ بلکہ احمدی زرقة ان ارسال کریں اور
۲۳	اپنی نیت کا قبلہ درست سمجھے	پیغمبر امیر بنین نے آزاد پر عذق پر پیش نظر آپ کو لکھنؤ کے طبق کر کے دفتر تعمیر جات
۲۴	م. ج. ج.	جس صفات و نشریات تبلور مارک، بادشاہ پانچ لکھنؤ سے شائع ہیں۔
۲۵	ادارہ	آپ کے خوبی بھر کے پیچے اگر کوئی لکھ رہے تو کچھ کسی آپ کا درخواست نہیں پہنچتا۔ بلکہ احمدی زرقة ان ارسال کریں اور

تَعْمَلَرِ حَيَاةٍ

شمارہ نمبر ۵
جلد نمبر ۲۳

۱۰ اگست ۲۰۱۰ء مطابق ۲۳ محرم الحرام ۱۴۳۱ھ

ذید سرپرستی

حضرت مولانا سید حسینی ندوی

(ناظیر عالم ندوۃ الحلماں لکھنؤ)

پروفیسر صاحب احمد صدقی

(معتمد عالم ندوۃ الحلماں لکھنؤ)

زیر نگرانی

مولانا مسٹر حمزہ حسینی ندوی

(ناظیر عالم ندوۃ الحلماں لکھنؤ)

مدیر مسئول

شش الحق ندوی

نائب مدیر

محمود حسینی ندوی

مجلس مشاورت

مولانا عبد اللہ حسینی ندوی

مولانا محمد خالد ندوی عازی پوری

• امین الدین شجاع الدین

سالانہ زر تعاون ۲۵۰ ر

ایشیائی، یورپی، افریقی و امریکی ممالک کے لئے ۱۵۵۰ ر

ڈرافٹ تعمیر جات کے نام سے بنائیں اور دفتر تعمیر جات ندوۃ الحلماں لکھنؤ کے پیڈ پروڈاکشنز، چیک

سے بھی جانے والی رقم قابل تجویز ہوگی۔ اس میں اداہ کا لفظ نہ ہوتا ہے۔ براہ کم اس کا خیال رکھیں۔

ترسلیل زر اور خط و کتابت کا پیڈ

Tameer-e-Hayat
P.O.Box No.93 Tagormarg, Badshah Bagh, Lucknow-7
E-mail: nadwa@sancharnet.in Ph: (0522) 2740406

منسون نگاری کی رائے سے اداہ کا متفق ہوتا ہے اور دو کا متفق ہوتا ہے

آپ کے خوبی بھر کے پیچے اگر کوئی لکھ رہے تو کچھ کسی آپ کا درخواست نہیں پہنچتا۔ بلکہ احمدی زرقة ان ارسال کریں اور

پیغمبر امیر بنین نے آزاد پر عذق پر پیش نظر آپ کو لکھنؤ کے طبق کر کے دفتر تعمیر جات

جس صفات و نشریات تبلور مارک، بادشاہ پانچ لکھنؤ سے شائع ہیں۔

جدید لکش سونے، چاندی کے زیورات کیلئے ہمارے شوروم

گھنٹہ پلیس

میں آپ کا خیر مقدم ہے

GEHNA
PALACE

Whenever you see
Jewellery
Think of us

حاجی عبدالرؤف خاں، حاجی محمد معروف خاں، محمد فاروق خاں (چاند)

ایک مینارہ مسجد کے سامنے، اکبری گیٹ، چوک، لکھنؤ

Phone : 0522-2260433, Mobile : 9415024686

کوئی آیا نہ مگر "رحمت عالم" بن کر

حضرت جگر مراد آبادی

ہجرتِ نبویؐ کا پیغامِ امت مسلمہ کے نام

میں الحق ندوی

سچ بھری تاریخ انسانی کا دہ حیرت انگیز موزہ ہے جو کی زندگی کی تیرہ سالہ مدت میں ہبت و حوصلہ، صبر و رضا، علم و تذیر، حکمت و موعظت، اپنے اصول و اقدار پر مردانہ و ارقار قائم رہنے اور اپنے منصب و فریضہ کی ادا-انگلی کے لیے پہاڑ کی طرح ہجتے اور عدالت و مخالفت کے جان گذاز و جگہ سوز طوفانوں میں کششی انسانیت کو ساحل سے ہم کنار کرنے کے لیے جان کی بازی لگادینے کی ایسی جنتی جاتی مثال ہے جس کی پوری تاریخ انسانی میں کوئی مثال نہیں ملتی؟ لیکن مکمل کی سنگلائی خیال میں پر اس کا کوئی اثر نہ پڑا، بکشکل انگلیوں پر گئی جانے والی تعداد نے اس دعوت کو قبول کیا اور جو قبول کرتا ہے گویا اپنے کو اتنا دعا و آزمائش کے لیے پیش کر دیتا۔

غور فرمائیے کہ عرب ہی نہیں پوری دنیا میں جنگل کا قانون جاری ہے، حضرت موسیٰ و مسیح کی تعلیمات مث چکلی ہیں، جو بگڑے اور بچڑے ہوئے انسانوں کو راہ راست پر لانے اور ان کو اشرف الخلوقات ہونے کا سبق یاد دلانے کے لیے وجود میں آئی تھیں، اگر کہیں کسی درجہ میں ان کا کچھ اترابی تھا تو اتنا کہ جتنا بر سات کی گھنگھوڑھاؤں کی اندھیری رات میں جنکنو کی چمک۔

مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابو الحسن علی ندویؒ نے اپنی کتاب "نبی رحمت" میں چھٹی صدی عیسوی کے عالم کیر فساد و بگاڑ، نہ اہب کی اوہاں پرستی اور روح سے خالی بلکہ ظن و تھیں پر قائم عقائد کا بروائی تفصیلی جائزہ یوروپیں مصطفیٰ اور ہندوستانی فلاسفہ کی شہادتوں کے ساتھ آئینہ کی طرح پیش کر دیا ہے، آخر میں خلاصہ کے طور پر راستہ کس نے حقیقت کا دکھایا سب کو۔ انسان نے صرف یہ کہانے خالق والک کو بھول چکا تھا بلکہ فرماتے ہیں "غرض بحث محمدی کے زمانہ میں پوری انسانیت تیزی کے ساتھ خود کشی کے راست پر گامزن تھی، انسان نے صرف یہ کہانے خالق والک کو بھول چکا تھا بلکہ خود اپنے آپ کو اور اپنے مستقبل اور انجام کو فراموش کر چکا تھا، اس کے اندر بھلائی اور برائی اور آخوندگی، اور زشت و خوب میں تیزی کرنے کی بھی صلاحیت باقی نہیں تھی، ایسا معلوم ہوتا تھا کہ انسانوں کے دل و دماغ کی چیزیں کھو چکے ہیں، ان کو دین اور آخرت کی طرف سراہا کر دیکھنے کی بھی فرصت نہیں اور روح و تلب کی غذا، آخری فلاح، انسانیت کی خدمت اور اصلاح حال کے لیے ان کے پاس ایک لمحہ خالی نہیں"۔ (نبی رحمت، ص: ۲۵)

اس گھٹاٹوپ اندھیرے میں جہاں ہاتھ کو ہاتھ نہیں سمجھائی دے رہا ہو، قرآنی الفاظ میں "ظُلُمَاتٍ يَعْصُمُهَا فَوْقَ بَعْضِهَا فَوْقَ بَعْضٍ إِذَا أَخْرَجَ يَدَهُ لَمْ يَكُنْ يَرَهَا" ایک خدا کو چھوڑ کر سیکڑوں خداوں کا عقیدہ اور اوہاں و خرافات نے ذہنوں کو شل اور مغلون کر کر کاہو، ظلم و جور، بے حیائی اور قیش کاری نے تمام اقدار اور انسانی حس و شعور کو رومنڈا لایا ہوا، شیطنت کے اس شور و ہنگامہ میں جہاں کان پڑی آواز نہ سنائی ویتی ہو، اصلاح حال کی آواز لگانا، سکھیوں کو راہ راست کی طرف بلانے کی ہمت و جرأت بڑے دل گردہ کا کام تھا بے شمار خداوں کی پوجا پاٹ کرنے والوں کے تھے! علماء سید سلیمان ندویؒ کے الفاظ میں "تو حیدر کی آواز ایک بیگانہ آواز تھی، جو سافرانہ بے کسی کے عالم میں محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے بلند ہوئی، پورب، پچتم، داہیں، باہیں ہر طرف اس صدائے حق کو جہنی اور نہانوں سمجھا گیا، آواز دینے والے نے حضرت سے چاروں طرف دیکھا اور ہر طرف اس کو بیگانگی، اجنیت اور سافرانہ بے کسی کا مظہر نظر آیا۔"

دنیا کا ہر پڑھا لکھا انسان جانتا ہے، دوست و دشمن سب کو معلوم ہے کہ ہجرت سے پہلے کہ کے تکمیل تیرہ سال کس طرح گزرے ہیں، طائف کے سافر پر کیا نہیں گزری، شعب ابی طالب میں حصور کر دیئے جانے والے مردوں، عورتوں اور بچوں پر کیا بیتی۔ اس طرح سے کہ میں پورے تیرہ سال گزر جاتے ہیں اور اسلام اور ہدایت اسلام حضرت و بے کسی ہی کے عالم میں وقت گزارتے ہیں، اس پوری مدت میں بقول محمود جہاں عقاد:

• مصلح ملی و ملکی بھی نبی بھی آئے
• واقفِ محرم اسراء خفی بھی آئے
آئے دنیا میں بہت پاک مکرم بن کر
کوئی آیا نہ مگر رحمت عالم بن کر

• کس نے پیغام مساوات سنایا سب کو
کس نے جام میں توحید پلایا سب کو
کس نے حقیقت کا دکھایا سب کو

• کس نے اس حسن کا دیوانہ بنایا سب کو
تم نے دیکھا ہے بہت دفتر پیغام اس کا
اور ایسا کوئی گزرا ہو تو تلو نام اس کا

کوئی صدیق سا گزرا ہو تو اللہ دکھاؤ
• تم نے فاروق سا دیکھا ہو تو اللہ دکھاؤ

کوئی عثمان سا آیا ہو تو اللہ دکھاؤ
• کوئی حیدر سا جو پایا ہو تو اللہ دکھاؤ

ثانی احمد ذیشان تو کیا لاوے
اس کی امت کی مثالیں بھی نہیں پاوے
☆☆☆☆☆

مقصود کائنات - مرتبہ انسانیت

شیخ شرف الدین مسیحی مسیری

ہوا ملائکہ ملکوت نے جو سات لاکھ سال سے تقلیں
وتحی کے چھنٹان سے اپنی غذا حاصل کر رہے تھے
اور "نحن نسبی بحمدک" کا نامہ بلند کر رہے تھے
عاجز از اندیشی بھی کا انتہا اور اپنے بھر کا اعتراض
کیا "فایسن ان یحملنہ" اور اس بارگاں کے
انسانی سے معموری ظاہر کی، آسمان نے کہا کہ میری

صفت رفتہ ہے، زمین نے کہا کہ میرا خلعت فرش
خاکی ہے، پھر اسے کہا میرا نصب پرہ داری اور ایک
پاؤں پر کھڑا رہتا ہے، جو اہرات نے عرض کیا کہ کہیں
ہمارے شیشے میں بال نہ آجائے، اس خاک بیجا ک
کے ذرہ نے فخر و فاقہ کی آئین سے دست نیاز نکالا
اور امکنوں سے معمور ہو جاتا ہے اور اس کے قلب افرادہ اور ان مردہ میں زندگی کی روح دوڑ جاتی ہے اور اس
کو اپنی انسانیت پر ناز ہونے لگتا ہے۔ (دیکھئے: تاریخ دعوت و عزیمت، مصنف حضرت مولانا سید ابو الحسن علی
حسین ندوی، ج ۳ / اص ۲۷۲-۲۸۱) [ادارہ]

معاملہ بھی دوسرا موجودات ہی کی طرح ہوتا۔

ایک مکتب میں آب و گل کی قست و عزت کا ذکر باد امامت
کرتے ہوئے بتاتے ہیں کہ انسان حاصل وجود اور
آسمان وزمین نہ سہار سکے ہی خوش اخراجی، اور "عمل
من مزید" کا نامہ لکایا۔

ذرہ خاک کا اہتمام

ایک دوسری جگہ اسی آب و گل کی قست
اور آدمیوں کا مرتبہ معمولی نہیں، عرش و کرسی
و قیمت کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ: شہزاد
بن ہو جائیں گے اور مسلمان مایوس کا ذکر کرنے نہ گے، ان حالات میں بھرت نبوی مسلمانوں کو یہ یقین دیتی ہے کہ اسلام کو اس وقت نہ مٹایا جاسکا جب داعی تھے تھا
تحا اور اپنے حلم و تدبیر سے اس کو اس سرتیہ پر ہو جایا کہ آسمانی اعلان ہوا: "إذَا جَاءَهُ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَنْدُلُونَ فِي دِينِ اللَّهِ أَفَوَاحَهُمْ سَبَبَتْ
بِحَمْدِ رَبِّكَ وَأَشْتَغَفَرَةً إِذَنَهُ كَانَ تَوَابًا" (سورہ النص) تو آج اہل ایمان کو حالات کی ناسازگی اور اعداء اسلام کی ریشہ دوائیوں سے گھبراانا اور مایوس نہیں ہوتا
تھا دلی عاشق کو اپنا لشمن بنایا۔

مزید فرماتے ہیں: آب و خاک کو کم نہ سمجھو، جو
کچھ کمالات ہیں آب و خاک ہی کے اعور ہیں، اور
جو کچھ اس دنیا میں آیا ہے آب و خاک ہی کے ساتھ
آیا ہے، اس کے علاوہ جو کچھ نظر آتا ہے قصہ بدیوار
سے زیادہ نہیں، کہنے والوں نے کہا ہے کہ شہزاد بھت
نے آشیانہ عبرت سے پرواز کی، عرش کے پاس سے

کے اعلیٰ عنوانوں میں سے ہے، فرماتے ہیں:-
"آب و خاک کا مرتبہ بلند ہے اور ہمت بڑی،
حدیث بھت کو دلوں سے منابت نہ ہوتی تو دل، دل
کھلانے کا مستحق نہ ہوتا اور اگر آنتاب بھت آدم و
اولا آدم کے جان دل پر ضایا پاشی نہ کرتا، تو آدم کا

"اسلام اس است رفتاری کے ساتھ بڑھ رہا تھا جیسے غم کی گھریان گزرتی ہیں اور جیسے کوئی جو اس مردعاوتوں اور مخلوقتوں کے طوفانوں میں پھاڑ کی طرح
چارہ تھا، قدم بڑھاتا ہے اور بڑھنے نہیں پاتا، تیرہ سال کی مدت میں جیسے تاریخ میں شہر اوپر ہو گیا، کوئی بڑی تبدیلی ہوتی ہی نہیں جیسے تاریخ کا دامن سست سنا کر رہ
گیا ہے، لیکن جب بھرت ہوتی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مورہ یہ پختے ہیں تو دنیا میں بچل بیدار ہو جاتی ہے، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بھرت کے وقت آپ کے قدم
تاریخ کے اس حاس حصہ پر پڑے گے جس سے حکمت شروع ہو جاتی ہے اور تاریخ کا چکا تھیزی سے گھونٹنے لگتا ہے، بھرت میں آپ کے قدم زمین پر نشان چھوڑ رہے تھے
لیکن اس کے اثرات تاریخ پر اڑاں رہے تھے، بھرت کی مسافت تو مکہ مدینہ کے درمیان تھی لیکن اس کے اثرات مشرق و مغرب پر پڑ رہے تھے۔

سید الطائف عاصم سید سلیمان ندوی اس کی تصویر کشی اس طرح کرتے ہیں:
"رفتہ رفتہ اجنبیت دور ہوئی، بیگانی کافور ہوئی، آوازی کشش اور نوائے حق کی بانسری نے دلوں میں اڑکیا، کان والے سننے لگے جو سننے لگے سرد ہنے لگے، یہاں
بک کردہ دن آیا کہ سارا عرب اس کیف سے معمور اور اس شراب سے معمور ہو گیا اور اسلام کا مسافر اپنے گھر (مدینہ) پہنچ کر اپنے عزیزوں اور دوستوں میں شہر گیا۔
اب وہ قافلہ بن کر آگے چلا، عرب کے ریگستانوں سے نکل کر عراق کی نہروں اور شام کے گھستانوں میں پہنچا، پھر آگے بڑھا اور ایران کے مرغ زاروں
اور مصری وادیوں میں آگئے ہوا، تو ایک طرف خراسان و ترکستان ہو کر ہندوستان کے پھاڑوں اور ساحلوں پر اس کا جلوہ نظر آیا اور دوسری طرف
افریقہ کے محراوں کو طے کر کے اس کا نور بحر ہلکات کے کنارے چکا۔"

لیکن ۱۳۷۰ھ سال کے اس پورے عرصہ میں اسلام کی تابانیک شعاعوں کے پھیل جانے کے باوجود اس کے خلاف سازشوں اور اس کو صفوہ، ہستی سے منادی نے
کیوں شہوں میں کوئی کمی نہیں آئی اور آتی بھی کیے کہ انسانوں کے ازی دشمن ایلیس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت بالغہ سے قیامت تک کے لیے مہلت دی ہے، لہذا جس
طرح اس نے عہد نبوت میں بھرت سے قبل مکہ کے "دارالنہادہ" کی میٹنگ میں شیخ نجدی کی شکل میں سربراہان قریش کو آپ کے قتل کا مشورہ دیا تھا اور بھرت کے
بعد بتوکانہ کے سردار کی شکل میں اہل مکہ کو غزوہ بدر میں لے آیا تھا اور اسی عی کا رگزاری اس نے غزوہ احزاب کے موقع پر بھی دکھائی تھی اور ہر موقع پر ناتا کام رہا تھا، عہد
نبوت کے بعد بھی اس کا کام جاری ہے اور اسلام کی چودہ سو سالہ تاریخ میں کمی وہ جتنی سے نہیں بیٹھا ہے۔ تھے انداز میں اسلام دشمن چیلوں کو میدان میں لاتا
اور اسلام کو نیست و نابود کر دینے کی کوشش کرتا رہا ہے اور کسی مرحلے ایسے آئے ہیں کہ معلوم ہوتا تھا کہ اسلام ابھر نہیں سکے گا لیکن بارہا ایسا ہوا کہ اسلام سے برس پیکار
قوموں نے خود کو اسلام کے حوالہ کر دیا اور

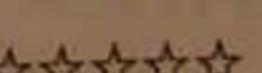
پاساں مل گئے کعبہ کو صنم خانہ سے

کی تاریخ دہرائی جاتی رہی۔

اس وقت اسلام اور مسلمانوں کے خلاف عالمی پیلانے پر جو سازشیں کی جا رہی ہیں ان سے ایسا محسوس کیا جانے لگا ہے جیسے اب اسلام کی بغاۓ کے راستے
بند ہو جائیں گے اور مسلمان مایوس کا ذکر کرنے نہ گے ہیں، ان حالات میں بھرت نبوی مسلمانوں کو یہ یقین دیتی ہے کہ اسلام کو اس وقت نہ مٹایا جاسکا جب داعی تھے تھا
تحا اور اپنے حلم و تدبیر سے اس کو اس سرتیہ پر ہو جایا کہ آسمانی اعلان ہوا: "إذَا جَاءَهُ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَنْدُلُونَ فِي دِينِ اللَّهِ أَفَوَاحَهُمْ سَبَبَتْ
بِحَمْدِ رَبِّكَ وَأَشْتَغَفَرَةً إِذَنَهُ كَانَ تَوَابًا" (سورہ النص) تو آج اہل ایمان کو حالات کی ناسازگی اور اعداء اسلام کی ریشہ دوائیوں سے گھبراانا اور مایوس نہیں ہوتا
تھا جہاں میں اہل ایمان صورت خورشید جیتے ہیں ادھر ڈوبے ادھر لکلے ادھر ڈوبے ادھر لکلے

اٹک جائیں گی تدبیریں، پلٹ جائیں گی تقدیریں

حقیقت ہے، نہیں میرے تخيیل کی یہ خلائق



سے پوچھا گیا کہ ملت میسیوی میں حضرت علی طیب
السلام کے ماننے والوں میں سب سے بہتر کون لوگ
ہیں؟ انہوں نے کہا کہ حضرت علی علیہ السلام کے
حواری، شیعوں سے پوچھا گیا کہ اس امت میں
(امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں) اس سے
بدترین لوگ کون ہیں؟ تو انہوں نے ان کا نام لیا
جو اولین اور اہم ترین صحابہ رسول تھے، خلافتے
سید المرسلین خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر پوری
راشدین (حضرت علی علیہ وسلم کے بارے میں معاذ اللہ یہ کہا
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے باطنی مظہر کے شعبوں میں سے
تحما، یہ بالکل مطلق اور طبعی بات ہے، اگر کسی کو مانتے
اور جلیل القدر صحابہ۔

نازاں ہے جن پر تاریخ آدم صحابہ کرام کا کردار پوری نسل انسانی کے لیے نمونہ

حضرت مولانا سید ابو الحسن علی حنفی ندوی

الله تبارک و تعالیٰ کے سب سے بڑے تینیں
لماظ سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بڑھ کر پوری
نوع انسانی میں کوئی بیوی نہیں ہوا، اور سبکی ہوتا چاہئے
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں معاذ اللہ یہ کہا
جائے کہ برادر راست جو لوگ آپ کے دامن تربیت
ہیں اور اس کے اندر کوئی ارشتیم کرتے ہیں خواہ وہ
کسی درجہ کسی نوع کا ہو، زندگی کے شعبوں میں سے
سے وابستہ تھے، جو آغوش نبوت میں پلے
کوئی شعبہ ہو، اس کو لے لجھے، سیاست کو لے لجھے،
جنہوں نے آپ کے سایہ عاطفت میں زندگی
گذاری اور جن پر آپ کی تربیت کے مجرمان اثرات
شاعری کو لے لجھے، تعلیم کو لے لجھے، قانون کو لے
لجھے، معاملہ کو لے لجھے، تصنیف و تالیف کو لے لجھے،
اوٹی سے ٹریاں کو لے لجھے، تینوں بنو نہیں گئے، چہ جائیکہ وہ لوگ
ادوبیات کو لے لجھے، اگر آپ اس میں کسی کا کوئی
جنہوں نے برسوں خبر کی صحبت پائی، اور وہ برادر
ایک یا تین چار آدمی بس دین پر قائم رہے، عہد پر
ایضاً مانتے ہیں تو آپ کو ماننا پڑے گا کہ وہ متعدد
راست ان کے فیض یافتہ تھے، تو یہودیوں کا جواب
تاقم رہے، بقیہ سب دین سے نکل گئے تو اس سے
بڑھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کوئی
کیا جس کی روشنی نہ پھیلے، وہ خوشبو کیا جس کا سوگنے
ہے، وہ زبان ہی کیا جو گھبی ہی نہ جائے، وہ چراغ ہی
تو ہیں آمیر بات اور اس سے بڑھ کر آپ کے مقام
کیا جس کی روشنی نہ پھیلے، وہ خوشبو کیا جس کی دھوپ
شان تھا، خبیر پر ایمان رکھنے والی امت کو کہا
نبوت اور آپ کی شان رسالت کی بلکہ اللہ تبارک
و تعالیٰ کے ان انعامات کی جو آپ کے ساتھ مخصوص
چاہئے تھا لیکن ہمارے ان بھائیوں اور ہم
نہ ہو، روشنی نہ ہو، وہ چاند کیا جس کی چاندنی نہ ہو، وہ
طنوں کو جو اسلام کا دعویٰ کرتے ہیں، ان کا جواب
باش کیا جس سے تراوٹ اور جس سے آبیاری نہ ہو،
عجیب و غریب ہے، یہ ایک بھلکا ہے، جو بھائیوں میں
جس سے فصلیں نہ پیدا ہوں، جس سے باغات
جاسکتی، آج بھی پوچھنے والے کو یہ جواب لی سکتا ہے
سر برزہ ہوں۔

ایک بات تو یہ ہے کہ یہ عقیدہ اور اعتقاد آپ
خدا اس کی نوبت نہ لائے، کسی کو پوچھنے کی ضرورت
میں اور یہ میں تاریخی بصیرت، تاریخی مطالعہ کی روشنی
میں یہ باغنگ دل کہتا ہوں کہ خلق آدم سے لے
کرتا قیام قیامت انبیاء کرام علیہم السلام کے گروہ
حضرت مولیٰ علیہ السلام کی امت میں سب سے
کوچھوڑ کر کمالات انسانی کے لمااظ سے، ہدایت ربیانی
کے لمااظ سے، مکارام اخلاق کے لمااظ سے، تقدس کے
لمااظ سے، پاکیزگی کے لمااظ سے، بے غرضی کے لمااظ
سے، اخلاص کے لمااظ سے، اور رحمت و برہنگت کے
محبت ملی وہ سب سے بہتر انسان تھے، بیساخیوں
پائی جن کی ہر وقت مگر انی ہوئی تھی، جو آپ کو دیکھ
بہتر لوگ کون ہیں؟ انہوں نے کہا کہ جنہوں نے
حضرت مولیٰ علیہ السلام کے دامن تربیت میں
آنکھ بند ہوتے ہی دین سے نکل گئے، جو شاخص
حضرت مولیٰ علیہ السلام کے دامن تربیت میں
پروردش پائی، جنہوں نے ان کو دیکھا اور ان کو ان کی
محبت ملی وہ سب سے بہتر انسان تھے، بیساخیوں
پائی جن کی ہر وقت مگر انی ہوئی تھی، جو آپ کو دیکھ

گروہ انسانوں کے گروہ سے زیادہ عالی ہمت نہیں
گزرا، عقلت دیکھی گزرا گیا، کری پر پہنچا وسعت
دیکھی گزرا گیا، انسان پر پہنچا رفت دیکھی آگے بڑھ
پیدا کیا اور انسانوں کے سوا کسی گروہ کے متعلق یہ
کی رضوان کو اس کا پاسبان بنایا، اور روزخ پیدا کی، مالک
ارشاد نہیں ہوا کہ ”تفتح فیہ من روحی“ اور کسی
کو اس کا دربان بنایا، لیکن جب مومن کا دل پیدا کیا
فرمایا، دل رحمٰن کی دوالگیوں کے درمیان ہے۔

کا ترجمان بن کر بیوں ادا کیا ہے۔
ارض وہا کہاں تری وسعت کو پائے
کسی گروہ کو اپنے دیدار کی نعمت عطا فرمائی، وہ آدمی
ہی تھے جو اپنی محبت کی قوت اور اپنی ہمت کی بلندی
میرا ہی دل ہے وہ کہ تو اس میں ساکے
ایک دوسرا سے مکتب میں دل کی وسعت
وقت کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:
”اگر کوئی چیز دل سے زیادہ عزیز اور قیمتی ہوتی
کی وجہ سے طاقتِ فراق نہیں رکھتے تھے، دنیا میں ان
کے دل سے جواب اٹھا لیا، اسی کا نتیجہ ہے کہ دنیا میں
ہوئے اور اس کے حال پر اس کے پیدا کرنے والے کی
نظر عنایت اور نگاہ محبت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-
”اے بھائی! خالق کا اس آب دخاک کے
دیکھا اور یہ سبق انہوں نے کتبِ مذاقِ البصر و مَا
ساتھ خاص معاملہ اور خاص عنایات ہیں، ایک
روایت میں آیا ہے کہ جب ملک الموت اس امت
ٹکنی میں پڑھا تھا۔

مسجد و محسود
ایک دوسرا جگہ انسان کا وہ مرتبہ بیان کرتے
طرف سے اس کو خطاب ہوتا ہے کہ پہلے میر اسلام
پہنچانا پھر روحِ قبض کرنا تم نے قرآن مجید میں پڑھا
ہو گا کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ بے واسطہ موموں کو
سلام کہہ گا فرماتا ہے:- (سلام قولہ من رب
رحیم) جس طرح لا الہ الا اللہ، اس کا کلام اذی
ہے، انسان اپنے وجود خاکی میں کیا ہی مکدر ہو معنی
اور پکارتار ہتا ہے: الغیاث الغیاث پیاسا ہوں“۔

اعقارب سے ایسا منور و مقدس ہے کہ مکمل اثرات اور
کے ساتھ یہ قدمی ظفر عنایت نہ ہوئی تو ازال میں اس
کو مسلم بھی نہ کیا جاتا۔

بشری اوہام اس کی حقیقت دریافت کرنے سے عاجز
دل کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ ہر چیز نوٹ
وقاصر ہیں جب اس محتی کی شعاع جلوہ لگن ہوتی ہے
کر بے قیمت ہو جاتی ہے، لیکن یہ جتنا ثوٹا ہوا ہوتا
ہے اتنا ہی بیش قیمت ہوتا ہے وہ تو اوضع
”اے بھائی! ثوٹی ہوئی چیز کوئی قیمت نہیں
ہوتا کہ ازاد یہ بیان کرتے ہیں کہ وہ میر ای کا حال
دل آگاہ
رکھتی مگر دل جتنا ثوٹا ہوا ہوتا ہے اتنا ہی بیش قیمت
لیکن انسان اور نوع انسانی کی اشرفت اور
خصوصیت اس مفہوم کو شرف سے مشرف
ہوتا ہے، مولیٰ علیہ السلام نے اپنی ایک سرگوشی میں
فرمایا کہ: ”آپ کو کہاں تلاش کروں؟“ جواب ملا:
دل کہتے ہیں اور دل کی قدر و قیمت اور زندگی و قوت
میں ان لوگوں کے پاس ہوتا ہوں جن کے دل میری
اس جوہر کی وجہ سے ہے جس کو محبت کہتے ہیں دل
وجہ سے نوٹ ہوئے ہوتے ہیں۔

نہ ہو جائے۔

تو ایک طبقہ ایسا ہے کہ نہ پوچھتے، اس نے معاملات و اخلاق کو بالکل دین سے خارج کر کھا ہے، یہ سمجھ رکھا ہے کہ بُس عقائد و عبادات ہی ضروری ہیں، باقی اخلاق و معاملات میں بسا اوقات غیر مسلموں سے بھی گئے گزرے ہوتے ہیں، نہ معاملہ کی صفائی، نہ وعدہ کی پابندی، نہ امانت کا خیال، نہ انصاف کے ساتھ تقسیم، کوئی چیز نہیں، حقوق العباد نہیں، اہل قرابت اور اہل حقوق کے بارے میں بالکل آزاد، جن لوگوں کے ساتھ ان کا معاملہ پڑتا ہے ان کے ساتھ بالکل آزاد، تجارت میں بھی، زندگی کے دوسرے شعبوں میں بھی من مانی کارروائی کرتے ہیں، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا حال ایسا نہیں تھا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عقائد سے لے کر اخلاق و معاملات تک بالکل ترازو کی طرح جو کسی کی رعایت نہیں کرتی، کسی کو ترجیح نہیں دیتی، وہ سب میزان عدل تھے، وہ سب معیار حق تھے، ان کی کوئی چیز کسی چیز کی لائق ہے، دنیا بدلتے ہے، انہوں نے دیکھا کہ بچوں کو سلا کران کے سامنے کھانا رکھ دیا جاتا ہے، ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کا قصہ ہے جس کی طرف قرآن شریف کا اشارہ ہے:

”وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةً“

اور ان کو اپنی جانوں سے مقدم رکھتے ہیں خواہ ہم مسلمانوں کے وراثت کے طریقے، ہم مسلمانوں کی سماں میں سے کہتا ہوں اور اپنا فرض کرتے ہیں، اسلام مطالبه کرتا ہے کہ پورے کے پورے داخل ہو جاؤ، میں صفائی سے کہتا ہوں اور اپنا فرض کرتے ہیں مسجد میں، اور انہوں کے پیچے رہے گا، ہاتھ کرتے ہیں دنیا ہی بدلی ہوئی ہے، نہ یہاں جھوٹ ہے نہ گالی گلوچ ہے، نہ دنیا ہی بدلتی ہوئی ہے، نہ دنیا طلبی ہے، نہ دنیا کسی کی حق تلفی ہوتی ہے نہ دنیا طلبی ہے، نہ یہاں کسی کی حق تلفی ہوتی ہے، نہ یہاں کسی کی کا خوف ہے، نہ یہاں پرستی، اللہ کے علاوہ نہ یہاں کسی کا خوف ہے، نہ یہاں کسی چیز کی لائق ہے، دنیا بدلتے ہے، انہوں نے دیکھا کہ بچوں کو سلا کران کے سامنے کھانا رکھ دیا جاتا ہے، نہ غصہ آتا ہے، نہ یہاں ناپ تول میں کی، نہ ریز روشن کے ساتھ نہیں کہ اتنا وہ ہم آگے کرتے ہیں مسجد میں، اور انہوں کے پیچے رہے گا، ہاتھ اے ایمان والو اسلام میں، صلح میں پورے کے پورے داخل ہو جاؤ۔

وچہ کیا تھی؟ وہ دیوار (جگ اور خوف) کی صلح انصاری رضی اللہ عنہ نے اس کو قبول کیا اور گمر لے گئے، ان کی اہلیہ صاحبہ نے کہا مہماںوں کو لے تو آئے کی وجہ سے پہلے حائل تھی، بہت گئی صلح و امان ہو جانے ہو، اللہ تبارک و تعالیٰ آپ پر حکم کرے، یہاں تو کھانے خطرہ نہیں رہ گیا، کیونکہ صلح ہو گئی تھی اور عہد ہو گیا تھا کہ کوئی مسلم غیر مسلم پر حملہ آور نہ ہو گا، اب وہ عزیز یاد آئے اور عزیز اپنے عزیزوں سے ملنے مدینہ طیبہ آنے لگے، ماموں بھانجوں سے ملنے آرہے ہیں، لگانا کہ بچھو جائے پھر ہم اپنا کام کر لیں گے، یہی ہوا کہ اس اندر ہیرے میں حضرت ابو طلحہ ہاتھ بڑھاتے رہے اور خالی ہاتھ منہ سک لاتے رہے، مہماںوں نے کھالی اور حضرت ابو طلحہ جھوک کے رہے، اللہ تعالیٰ نے اس پر آیت نازل فرمائی:

قرآن مجید کی آیت ہے:

”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذْ خُلُوا فِي السَّلَامِ كُفَّرْتُمْ“

ایسے ایمان والو اسلام میں، صلح میں پورے کے پورے داخل ہو جاؤ۔

وچہ کیا تھی؟ وہ دیوار (جگ اور خوف) کی صلح انصاری رضی اللہ عنہ نے اس کو قبول کیا اور گمر لے گئے، ان کی اہلیہ صاحبہ نے کہا مہماںوں کو لے تو آئے کی وجہ سے پہلے حائل تھی، بہت گئی صلح و امان ہو جانے ہو، اللہ تبارک و تعالیٰ آپ پر حکم کرے، یہاں تو کھانے خطرہ نہیں رہ گیا، کیونکہ صلح ہو گئی تھی اور عہد ہو گیا تھا کہ کوئی مسلم غیر مسلم پر حملہ آور نہ ہو گا، اب وہ عزیز یاد آئے اور عزیز اپنے عزیزوں سے ملنے مدینہ طیبہ آنے لگے، ماموں بھانجوں سے ملنے آرہے ہیں، لگانا کہ بچھو جائے پھر ہم اپنا کام کر لیں گے، یہی ہوا کہ اس اندر ہیرے میں حضرت ابو طلحہ ہاتھ بڑھاتے رہے اور حضرت ابو طلحہ جھوک کے رہے، اللہ تعالیٰ نے اس پر آیت نازل فرمائی:

قرآن مجید کی آیت ہے:

”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذْ خُلُوا فِي السَّلَامِ كُفَّرْتُمْ“

ایسے ایمان والو اسلام میں، صلح میں پورے کے پورے داخل ہو جاؤ۔

وچہ کیا تھی؟ وہ دیوار (جگ اور خوف) کی صلح انصاری رضی اللہ عنہ نے اس کو قبول کیا اور گمر لے گئے، ان کی اہلیہ صاحبہ نے کہا مہماںوں کو لے تو آئے کی وجہ سے پہلے حائل تھی، بہت گئی صلح و امان ہو جانے ہو، اللہ تبارک و تعالیٰ آپ پر حکم کرے، یہاں تو کھانے خطرہ نہیں رہ گیا، کیونکہ صلح ہو گئی تھی اور عہد ہو گیا تھا کہ کوئی مسلم غیر مسلم پر حملہ آور نہ ہو گا، اب وہ عزیز یاد آئے اور عزیز اپنے عزیزوں سے ملنے مدینہ طیبہ آنے لگے، ماموں بھانجوں سے ملنے آرہے ہیں، لگانا کہ بچھو جائے پھر ہم اپنا کام کر لیں گے، یہی ہوا کہ اس اندر ہیرے میں حضرت ابو طلحہ ہاتھ بڑھاتے رہے اور حضرت ابو طلحہ جھوک کے رہے، اللہ تعالیٰ نے اس پر آیت نازل فرمائی:

قرآن مجید کی آیت ہے:

”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذْ خُلُوا فِي السَّلَامِ كُفَّرْتُمْ“

ایسے ایمان والو اسلام میں، صلح میں پورے کے پورے داخل ہو جاؤ۔

وچہ کیا تھی؟ وہ دیوار (جگ اور خوف) کی صلح انصاری رضی اللہ عنہ نے اس کو قبول کیا اور گمر لے گئے، ان کی اہلیہ صاحبہ نے کہا مہماںوں کو لے تو آئے کی وجہ سے پہلے حائل تھی، بہت گئی صلح و امان ہو جانے ہو، اللہ تبارک و تعالیٰ آپ پر حکم کرے، یہاں تو کھانے خطرہ نہیں رہ گیا، کیونکہ صلح ہو گئی تھی اور عہد ہو گیا تھا کہ کوئی مسلم غیر مسلم پر حملہ آور نہ ہو گا، اب وہ عزیز یاد آئے اور عزیز اپنے عزیزوں سے ملنے مدینہ طیبہ آنے لگے، ماموں بھانجوں سے ملنے آرہے ہیں، لگانا کہ بچھو جائے پھر ہم اپنا کام کر لیں گے، یہی ہوا کہ اس اندر ہیرے میں حضرت ابو طلحہ ہاتھ بڑھاتے رہے اور حضرت ابو طلحہ جھوک کے رہے، اللہ تعالیٰ نے اس پر آیت نازل فرمائی:

قرآن مجید کی آیت ہے:

”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذْ خُلُوا فِي السَّلَامِ كُفَّرْتُمْ“

ایسے ایمان والو اسلام میں، صلح میں پورے کے پورے داخل ہو جاؤ۔

امام زہریؓ جو سید الاتباعین ہیں، سیکڑوں ہزاروں ان کو خود احتیاج ہی ہو۔
حدیثیں ان سے مردی ہوں گی وہ فرماتے ہیں کہ صلح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں مہمان آئے، یہ کاشاہہ نبوت تھا، دوسروں کو کھلانا اور خود فاقہ سے حدیبیہ سے لے کر فتح مکہ تک جو دو سال کا عرصہ ہے یہ کاشاہہ نبوت تھا، دوسروں کو کھلانا اور خود فاقہ سے اس میں جس کثرت سے مسلمان ہوئے ہیں اتنی تعداد رہتا، آپؐ نے پوچھا کوئی ہے جوان مہمانوں کو اپنے بیس سال میں مشرکین اسلام میں داخل نہیں ہوئے۔
یہ تھی زندگی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی، یہ زندگی گزرے۔

نظام پڑھتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ کرناز پڑھتے تھے، جارک و تعالیٰ کا جو کلام آتا تھا وہ براہ راست آپ صلی ہیں؟ کہ آپ کا مقام پیغمبر خدا سے بلند ہے، ہم آپ کے ہاتھ پر اسلام لائیں تو اسلام پر رہیں گے اور اسلامی تعلیمات پر عمل کریں گے؟ ہم نے کہا اس کا کوئی جواب نہیں، دنیا کے بڑے سے بڑے ذکی اور بڑے سے بڑے حاضر جواب کے پاس بھی اس کا جواب نہیں، یہ کیا تفاصیل ہے، ایک طرف تو آپ یہ کہتے ہیں کہ نبی کے ہاتھ پر براہ راست اسلام لانے والے وہ ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُتَابِعُونَكُمْ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَنْزَلَ السُّكْنَى عَلَيْهِمْ".

(اے پیغمبر) جب مومن تم سے درخت کے نیچے بیٹ کر رہے تھے تو خدا ان سے خوش ہوا اور جو (صدق و خلوص) ان کے دلوں میں تھا وہ اس نے معلوم کر لیا تو ان پر تسلی نازل فرمائی۔

دوسری طرف انہوں نے تب کی آنکھ بند ہو کر لوگ اسلام لے آئیں، اسلام کا اعلان کر دیں۔

"ہمیں توبہ کرائے، اسلام میں داخل کیجیے ہوتے ہی اسلام کو خبر باد کہہ دیا، ایس چہ بوا جھیست! اچانک ایک شخص کھڑا ہوتا ہے اور کہتا ہے، تھیک ہے آپ نے بہت اچھی بات کی، لیکن آپ ہم سے کیا امید رکھتے ہیں آپ کو ہم پر امید رکھنے کا حق دیا ہے، اگر آج ہم اسلام لے آئیں تو اسلام پر قائم کیا ہے، جو لوگ براہ راست اللہ تبارک بھی رہیں گے؟ رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ و تعالیٰ کے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں آتا ہے:

کونہ پوچھئے، معاملات اور اخلاق میں سخت ناقابل اعتبار کسی سے معاملہ پڑے گا تو خیانت سے چویں گے، معاملہ پڑے گا تو "تطفیف" (تطفیف کیل) سے کام لیں گے، تاپ تول میں کم کریں گے، تجارت کریں گے اور اس میں مشارکت ہو گی تو اس میں نا انصافی اور خیانت کے مرتكب بھی رہیں گے، کسی کا پڑوی ہو گا تو ان سے اذیت ہو۔

پر اسلام لائے، اور مشرف بہ اسلام ہوئے، اور آپ کے سایہ میں تربیت پائی، ایک دن نہیں، دو دن نہیں، چند میсяز نہیں، چھ سال نہیں، ۱۳ سال کمہ محظیر کے اور دس سال ہینہ منورہ کے گزارے، وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ بند ہوتے ہی اسلام سے نکل گئے، صرف دو چار سالات آدمی رہ گئے، تو آپ ہم رہ حق میں تھی دوڑ اور بھاگ ان کی اس کاڑوی اس کی اذیت سے، اسکے گزندے سے محفوظ ہیں۔ خواجہ الطاف حسین حالی کے درجات بلند فرمائے کیا کے رسومات ان کی تقریبات، ان کی فتوحات، ان کی حکومت و نظام سلطنت، سب چیزیں اور زندگی کے سب شعبے شریعت کے مطابق تھے، اللہ جبار ک و تعالیٰ اذیت) سے مسلمان محفوظ و مطمئن رہیں۔ مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ (

عشرہ محرم کے بعد

مولانا عبدالمadjد ریاضی

لیے چھوڑ دیجئے، آپ خاتمہ نبوت کے جنم و جماعت کو علی مرتفعی کے نور نظر کرو، بنت رسول کے لخت جگکو، سرزمن حجاز کے زندہ حسین و جمل کو جگد دیجئے، اپنی آنکھ کی پتلی میں، اپنے دل میں، اپنے ہر ذرہ خون میں، اپنے ہر تاریخ میں، حجاجرم یہ ہے کہ آپ کے جسم کا رویاں رویاں فدا بیت و شہادت کے جذبات

عشرہ محرم گزر گیا، تحریز داری اور سوزخوانی کی صبر و شہادت کا، جس کے دل میں اس پیاری سے مت و بے قرار، مضطرب و جاہل نظر آئے اور لکھ شخصیت کے نام سے سوز و گداز کی کوئی لبر چھل پہل ایک سال کے لیے رخصت ہو گئی، لگے، اس پاک و پاکیزہ یادگار کو ایک سو انگ یا تھاں نہیں اٹھتی، اسے نہ سچائی کی قدر ہے، نہ اسے حق پرست کیا آپ کے دل سے حسین کی یاد رخصت ہو گئی؟ کیا بنالماحق پرست حسین کے حق پرست ہو گئی؟ کیا عزیز ہے اور نہ اس کے دل میں قربانی اور شہادت کی تو نہیں ہو سکا، حسین نے تو اس فرماں روایتی اطاعت نہ قول کی جو کم از کم پختاہر تو مسلمان تھا، پھر کیا کسی آپ بھی ایک سال تک حسین اور کربلا نے حسین کوئی وقت ہے، ایمان تو بڑی لطف و نازک چجز کو بھولے ہوئے رہیں گے؟ کیا تاریخ اسلام کے ہے، اس کا گزر ایسے درشت و کرخت دل کے اندر کیسے ہو سکتا ہے، پس حسین کی محبت بدعت نہیں، لیے اس اہم ترین واقعہ، اور قربانی و ایثار، شہادت جزو ایمان ہے، واقعہ کربلا کا ذکر کرنا تاریخ اسلام کی وجہاں زیارتی کے اس نادر نمونہ کی وقت و اہمیت آپ کے دل میں صرف اسی قدر ہے کہ اسلامی سال کے بہترین روایت کا درس دینا ہے، شہید کربلا کی یاد کا زندہ رکھنا، اپنے جذبہ ایمان کا زندہ رکھنا ہے۔

شروع میں گفتگو کے چند روز اس کی یادگار میں چدر کیس مٹالی جائیں؟ وہ جدا طاہر جو سر و کائنات میں گودیں پلا تھا، اور جسے آگے چل کر جوانان میں گودیں کی گردیں پلا تھا، اور جسے آگے چل کر جوانان زندگی سے غافل نہ ہو جئے، آپ کا سال قدرہ محرم کی الیہ مختتمہ مورخ ۲۱ ربیعہ ۲۰۰۹ء کو حلت فرما گئیں، انا اللہ وانا الیہ راجحون۔

مرحومہ صوم و صلواۃ کی پابند خاتون تھیں، اور شریف النسب تھیں، قارئین سے دعاۓ مغفرت کی درخواست ہے۔

کیا آپ کا دل حسین کی محبت سے، حسین کی عظمت سے اور حسین کی عقیدت سے خالی ہے؟ آپ کا پیارا حسین تو زندوں سے بڑھ کر زندہ، خوش نصیبوں سے بڑھ کر خوش نصیب اور با مرادوں سے بڑھ کر با مراد ہے، اپنے دل میں ترپ، ذوق پر تی عزیز نہیں، اور آپ کے دل میں حلوات ایمان کا گز نہیں، حسین چند روزات ارض کے مجموعہ کا نام اور لوٹہ پیدا کیجئے کہ آپ کا انجام بھی حسین کے نہیں، حسین ایک مشت خاک کا نام نہیں، حسین نام برداروں کا سا ہو، مردوں کا ماتم مردہ تو مولوں کے ہے مکر حق پرستی کا، مجسمہ ایمان و ایقان کا اور معنی

محل میں ایک مسلمان ہوا ورسب کو اطیبان ہو، اس سادہ ہو، دیے ہی ہمسایوں کا حق پہچانیں، قرآن محل میں آفت نہیں آئے گی، یہاں بالائیں آئے کریم، حدیث شریف اور اسلامی تعلیمات پر عویGI گی، یہاں کوئی چوری کی ہمت نہیں کرے گا، وہ اپنی طریقہ پر عمل کریں، کسی صحابی کے یہاں کبھی کوئی چیز عورتوں اور بیویوں کے بارے میں، وہ اپنے مال تیار ہوئی تو اسے قریب کے گھر میں بھجا جاتا، وہ اپنی عزت کے گھر اپنے قریبی میں بھجا، آخر میں وہ تحفہ اسی کے بنا کیں، یہ نہیں کہ صرف ان کی حیات میں جوش میں جوش کیں، اور مرح مجاہد مکملیں، ان کے نام آجائیں، آج کی ایسا ہے اور مرح مجاہد مکملیں، ان کے نام کہ میدان جگ میں بالکل جاں بلب پرے ہوئے ہے، یہ میں ہندوستان میں نمونہ دکھانا چاہئے تب جا کر یہاں اسلام پھیلے گا، آپ کو وہ مقام ملے گا، اسیں بھائی اپنے سکتے ہوئے بھائی کے لیے پانی لاتا ہے، زندگی کا تعطیل ہے، وہ بالکل اس سے علاحدہ، شادی بالکل اپنے طرز پر اور اس سے بڑھ کر جائز کی گرم، ان کی خدمت میں پیالہ پیش کرتا ہے، وہ کہتے ہے کہ گری کا زمانہ ہے گرم ملک ہے جس کی فضا بھی جسے لوگوں میں اسلام کے بارے میں اچھا خیال اور اچھا تصور پیدا ہوگا۔

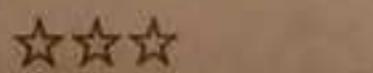


دعاۓ مغفرت

جانب مولانا محمد سالم قاسمی مہتمم دارالعلوم وقف دیوبند و نائب صدر آل ائمہ مسلم پرنسپل لا بورڈ کی الیہ مختتمہ مورخ ۲۱ ربیعہ ۲۰۰۹ء کو حلت

فرما گئیں، انا اللہ وانا الیہ راجحون۔

مرحومہ صوم و صلواۃ کی پابند خاتون تھیں، اور شریف النسب تھیں، قارئین سے دعاۓ مغفرت کی درخواست ہے۔



مولانا محمد غفران مددوی (شعبہ دعوت و ارشاد ندوۃ العلماء) کی بڑی بہن کا مورخ ۶ محرم الحرام ۱۴۳۷ھ کو انتقال ہو گیا، انا اللہ وانا الیہ راجحون۔

مرحومہ نیک خاتون اور صوم و صلواۃ کی پابند تھیں، قارئین سے دعاۓ مغفرت کی درخواست ہے۔

ہم نے چھوڑ دی ہے، میں یہ کہنا پاہتا ہوں آپ سے کہ جاہل کرام کی محبت کا، عقیدت کا اور ان کے تذکرہ طریقہ پر عمل کریں، کسی صحابی کے یہاں کبھی کوئی چیز تیار ہوئی تو اسے قریب کے گھر میں بھجا جاتا، وہ اپنے مال میں مطمئن ہوں کہ یہاں مسلمان رہتا ہے، یہ نہیں آجاتا جہاں سے چلا تھا، اس سے بڑھ کر کیا گھر میں آجاتا جہاں سے چلا تھا، اس سے بڑھ کر کیا آج کی ایسا ہے اور مرح مجاہد مکملیں، ان کے نام کہ میدان جگ میں بالکل جاں بلب پرے ہوئے ہے، یہ میں ہندوستان میں نمونہ دکھانا چاہئے تب جا کر یہاں اسلام پھیلے گا، آپ کو وہ مقام ملے گا، اسیں بھائی اپنے سکتے ہوئے بھائی کے لیے پانی لاتا ہے، زندگی کا تعطیل ہے، وہ بالکل اس سے علاحدہ، شادی بالکل اپنے طرز پر اور اس سے بڑھ کر جائز کی گرم، ان کی خدمت میں پیالہ پیش کرتا ہے، وہ کہتے ہیں ابھی ایک آواز سنی ہے اپنے بھائی کی، کویا ہی ہوئی دہنوں کو مارڈالنا، مسلمانوں کے واقعات اخبار میں آتے ہیں تو دل لرز جاتا ہے اللہ ان کو دو، ان کے پاس لے جایا جاتا ہے وہ کہتے ہیں میں نے ابھی آواز سنی ہے اپنے پاس کے ایک زخمی اپنے عذاب اور غصب سے بچائے، محض پیسے کی کی، ان کو دو، پھر ان کے پاس آتا ہے وہ اشارہ کرتے کی، ان کو دو، کہنے لے کر نہیں آئیں، تم موڑ لے کر نہیں آئیں، تم فلاں جیز لے کر نہیں آئیں، بہت پھر واپس درمرے کے پاس آتا ہے وہ بھی دم توڑ چکے کم زیور لے کر آئیں، وہ چیزیں جن کا اس سے پہلے تصور بھی نہ تھا وہ پیش آ رہے ہیں، یہ سب پیسے کی بھیت میں کہم اسکوڑے کر نہیں آئیں، تم موڑ لے رہے توجہ ان کے پاس آتا ہے تو وہ دم توڑ چکے، پھر واپس درمرے کے پاس آتا ہے وہ بھی دم توڑ چکے ہوتے ہیں اور پانی کی کے حصہ میں نہیں آتا۔

یہ ساری چیزیں ہمارے لیے قبل تحلید ہیں، بلکہ واجب التقلید ہیں، کم سے کم زندگی کو سادہ ہے، حدیث شریف میں آتا ہے: "حَبَّ الدِّنْبَا رَأَى كُلَّ حَطَبٍ" (دنیا کی محبت ہر گناہ اور ہر عیب کی جب ہے) آپ نے بالکل اس حرض پر انگلی رکھ دی۔ وہ واپس کیجئے اور اسلامی معاشرت اختیار کیجئے، اسلام کا تقدیر، اس کا حق اور اس کا تقاضہ ہے کہ اسراف سے بچئے، وحوم و حام سے بچئے، شان جاگزیں کر لیں، اور یہ بھیں کہ پوری آدم علیہ السلام دشوقت اور تحریف سے کیسے دھوم سے شادی ہوئی کی اولاد میں انہیاء کرام طبہم السلام کے بعد کوئی ان ہے، کیسے دھوم سے ولیمہ ہو اے، کیسا جیزیں ملا ہے، ان کے درجہ کا نہیں، ہو سکتا اور نہ ہو اے، درمری بات یہ ہے کہ ان کی اقتدار کرنے کی کوشش کریں، ساری ثابت کیجئے، اپنا امتیاز ثابت کیجئے، ملے جل جمل میں حقیقیں، عقائد و عہادات میں، اخلاق و معاشرت مشترک محل میں ہمارے غیر مسلم بھائی پہچانیں، انگلی میں، معاملات و تعلقات میں، زندگی بھی دیسے ہی انھا کیں، یہ ہمارے مسلم بھائی ہیں، کم سے کم ایک درخواست ہے۔

عمرہ طباعت بہترین کاغذ خوبصورت سرورق

(۱) معلم الائتماء (اول)

قیمت:- Rs. 45/-

(۲) معلم الائتماء (دوم)

قیمت:- Rs. 45/-

(۳) معلم الائتماء (سوم)

قیمت:- Rs. 27/-

ناشر

مجلس صحافت و نشریات

یگور مارگ، ندوۃ العلماء، لکھنؤ

جمهوری نظام میں ملت اسلامیہ کی حکمت عملی

حضرت مولانا سید محمد راجح حسین ندوی

طرح دور کر سکتے ہیں۔

ہماری سب سے بڑی ضرورت ملک کے اندر اپنی باعزت زندگی قائم کرنے اور اس کو بہتر بنانے اور ترقی کی موجودہ دوڑ میں پیچھے نہ رہنے کے لیے جو امکانات اور وسائل ہیں ان سے فائدہ اٹھانے کی ہے، ہم کو دیکھنا ہے کہ اس میں ہماری صورت حال

پراغتا کر لینے والے اور حالات کے مطابق طرزِ عمل چھپوئی نظام میں ملک کے تمام باشندوں اختیار کرنے والے ہوتے ہیں تو اقلیت اپنے ملکی کو انسانی حقوق میں برابری حاصل ہوتی ہے اور اور انسانی حقوق کے حصول میں بے تحفظ کا شکار ہوتی ملک کا دستور اس کی صفات دیتا ہے، عدالت اس کا کنٹرول کرتی ہے اور اس سلسلے میں اکثریت اور اقلیتی ہندوستان بھی ان ملکوں میں ہے جہاں افراد و نوں کو یہاں حیثیت حاصل رہتی ہے، لیکن اکثریت واقعہ کر لے اور تمدنی کی ضرورت اس کا نفاذ خود اکثریت واقعہ کے افراد کی لگرو توجہ ملکان قابل ذکر اقلیتی میں ہیں اور یہ اقلیت معمولی ہے، اس میں صرف حق تلفی کرنے والوں کے خلاف ہے اسی اوقات ملکی آواز اٹھانے سے مسئلہ بہت کم حل ہوتا ہے، آواز کو عزیز سمجھیں، تو پھر اہل اسلام بیچاروں سے زمانہ بیک کو لکھا کہ بادشاہت کے شروع ہی میں اگر بہت ہی عجیب ہو جائیں۔ (مکتب: ۱۹۵، جلد اول) پھر شیخ فرید مرتضی خاں بخاری کو بھی توجہ دلائی ہے اسی قدر ہیں، اور یہ قدریں ایسی ہیں کہ ان اور سماجی قدریں ہیں، اس برتری کی بنا پر ثقافتی برتری حاصل ہوتی ہے، اس کا نزدیکی ملک کی اکثریت کی بنیاد پر نظام حکومت میں نسبتاً سے دست بردار نہیں ہوا جاسکتا، وہ کوئی محدود یا واقعی اقتصادی حقوق کو زیادہ موقع حاصل ہو جاتا ہے، جس کی ملکہ بڑی اقلیت کے افراد کو کوئی سے سبقت پڑتا ہے، لیکن اس کی کو اگر قانونی بنیاد پر وہ دورنہ کر سکتے ہے، اس کے ملکی ملک کے ازالہ کی کوشش کرنا چاہئے، اس وقت ملک کے اندر بھکوہ شکایت، خود غرضیوں اور فرقہ وارانہ مکاراؤ کے اندر طور پر بنیادی روایات ہیں وہ اپنی اس سے پورا کر سکتے ہیں، دنیا کی بیداری مختصر اور حوصلہ مند ہوں تو اس کو اپنی ملکی تدبیریوں نے اپنی اوقاتی ملک کے ازالہ کی تاریخ میں جو مخصوص علمی و تہذیبی اقتضیں اس ضرورت کو محسوس کرتی ہیں اور اپنی ملت سے بہت حد تک دور کر سکتے ہیں اور اس کے ذریعہ ہم اپنے جمہوری اور علمی حقوق کو زیادہ بہتر طریقے سے حاصل کر سکتے ہیں۔

اس ہوشمندی سے اکثریت کے مقابلے میں پیچھے ہیں رہتی، بلکہ بعض وقت آگے بڑھ جاتی ہیں اس اس کے تقاضوں اور ذمہ داریوں کے پوری طرح کا سامنا ہے وہ یہ کہ ان کے ملکی اور ملکی شخصیت میں عہد حاضر میں بھی مختلف ملکوں میں دیکھی جاسکتی ہیں، لیکن اگر کوئی اقلیت حالات کا صحیح جائزہ دستور جو حقوق دیتا ہے ان کو ہم جمہوری اصولوں کے کرتے ہوئے ان کو ایک شدید پسند ملت قرار دیا جا رہا یعنی میں کوئی کرتی ہے اور اس کے رہنماء حیثیت مطابق کس طرح حاصل کر سکتے ہیں اور ہماری ضرورت کی محیل میں جو کوئی ہوتی ہو اس کو ہم کس پسندی سے دوڑا دمہ داروں کی ظاہرداریوں



پر ثابت قدم رکھ کے، سن گیا ہے کہ بادشاہ اسلام نے مسلمانوں کی نیک نیت سے جو اپنی ذات میں رکھے ہیں، آپ کفر میا ہے کہ چار علاقوں دیندار بیدار کریں تاکہ دربار میں ملازم رہیں اور مسائل شرعیہ کو بیان کرتے رہیں تاکہ خلاف شرع کوئی امر صادر نہ ہو۔

سید صباح الدین عبدالرحمٰن

بادشاہ مسلمانوں کے لئے اس سے بڑھ کر

کون سی بشارت ہو گی ماتم زدوں کے لئے اس سے بڑھ کر بڑھ کر کیا خوشخبری ہو گی، یہ حقیر بھی اسی غرض کے لیے آپ کی خدمت عالی کی طرف متوجہ ہے، کنی و فتح اس کے لیے اظہار کر چکا ہے، اس لیے اس بارہ میں کہنے اور لکھنے سے اپنے آپ کو مخالف نہیں رکھ کے ابتدائی دور حکومت میں ضرور ہو جانی چاہئے، اس کا انتہا، امید ہے کہ آپ مخدور فرمائیں گے، صاحب الغرض مجتوں، عرض والا تو دیوانہ ہوتا ہے، عرض کیا تھا اس کے لیے انہوں نے جہاں گیر کے دربار کے ایک امیر الامریک کیا تھا کہ بادشاہت کے شروع ہی میں اگر بہت ہی عجیب ہو جائیں۔ (مکتب: ۱۹۵، جلد اول) پھر شیخ فرید مرتضی خاں بخاری کو بھی توجہ دلائی مسلمانی کاررواج ہو گیا اور مسلمانوں نے اعتماد پیدا کر لیا تو فہما، اور اگر عباداً باللہ سبحانہ تو قف ہوا تو پھر مسلمانوں کے لیے بہت مشکل وقت آجائے گا، کہ اسلام تھا اور بے یار و مددگار ہو رہا ہے اس کی طرف توجہ کریں، شیخ فرید کو جہاں گیر کے دربار میں بڑا الغیاث الغیاث (خدا کی پناہ، خدا کی پناہ) پھر ایک رسوخ حاصل تھا، کیونکہ اس نے اکبر کے آخری زمانہ اور امیر خان بخاری کو لکھا کہ اگر وہ شریعت محمدی کی میں سلیم کو اس لے قریب تر کیا تھا، اور پھر اکبر کی وفات کے بعد سلیم کی حیات میں اس کے لئے خروج رتوں کی تائید کا کام لیں تو وہ انبیاء کی خدمت قرب کا وسلہ بنائے گا، ناجار معاملہ بگڑ جائے گا، کر کے دین میں کو منور اور محصور کر دیں گے، انہوں سے لڑکر بخاک میں پاپس کے کنارے اس کو نکلت نے صدر جہاں کو ایک مکتب میں تحریر فرمایا کہ: اور امراء کے ساتھ جہاں گیر کو آمادہ کیا کہ وہ اسلامی اب جب کہ سلطنتوں میں انقلاب ہو گیا ہے، دشمنی اور فساد نے اہل مذہب کو بگاڑ دیا ہے، اسلام شریعت کا لحاظ رکھ کے، اس نے شیخ فرید کو حکم دیا کہ وہ بجا ہے، اگر اس غرض کے لیے ایک عالم مل جائے کے پیشواؤں، یعنی بڑے بڑے وزیروں، امیروں چاروں بیدار علماء منتخب کرے جن کے مشورے سے اور عالموں پر لازم ہے کہ اپنی تمام ہمت کو شریعت کی سارا کام انجام پائے کہ کوئی بات خلاف شرع نہ ہو، حضرت مجدد الف ثانی کو یہ خیری تو وہ خوش ہوئے ترقی میں لگا کیں، اور سب سے اول اسلام کے گئے ہوئے ارکان کو قائم کریں، کیونکہ تاخیر میں لیکن شیخ فرید کو یہ مکتب لکھا: ”حق تعالیٰ آپ کو بزرگ بآپ دادوں کے راستے خیرت نہیں، اس تاخیر سے غریبوں کے دل بے قرار

اس دوڑکی پوری سوسائٹی اس نجت سے سرفراز
کی گئی تھی، سب لوگ اپنے مالک کو یاد کرتے رہے
تھے، اور اس پر بھروسہ کرتے تھے، یہ ایک نجت کیا
ہے، آج بھی جس کامیجی چاہے اس کا تجربہ کر لے یہ
نجت نجت شفاقت ابتو ہو گا، جو بھی بے قرار ہو، خواہ وہ
بے قراری کسی بھی حرم کی ہواں دو کو استعمال کر لے

لیتی اللہ کا نام لے، اس کو یاد کرے، اس کا ذکر
لکھر سے، کوئی کسی غم سے ڈھال کیوں ہے؟ اور اس کا
کرے، اس سے تو لگائے، اس پر بھروسہ کرے،
(الرعد: ۲۸) یاد رکھو! اللہ کی یاد سے دلوں کو اطمینان نصیب

دل مردہ کیوں ہوتا جا رہا ہے؟ اب سے حدیوں پہلے
زندگی کے بھی لیل و نہار تھے، دولت بھی تھی، غربت
کی ہر طرح کی بے قراری اور بے جتنی دور کردے
ہوتا ہے۔

اس زمانے میں ہر جگہ بے جتنی اور بے قراری
بھی تھی، لوگ مرتے بھی تھے، صحیح و تدرست بھی
رہتے تھے، خانگی پریشانیاں بھی آتی تھیں،
جس کا اس پر صدیوں تجربہ کیا گیا اور سو فیصدی کامیاب
کو صورت حال سے نہ صرف واقعہ کرایا جاسکتا
ہے، غریب و امیر، مرد و عورت، جوان اور بُوڑھا

اور بیماریاں بھی ہوتی تھیں، لیکن دلوں میں سکون
کو پیدا کیا، اور جس کو ماں بات سے زیادہ ہم سے
ہر ایک بے اطمینانی اور بے جتنی محسوس کر رہا ہے، اس
تحا، اطمینان تھا، اس کی کیا وجہ ہے؟

بے جتنی اور بے قراری کو نہ دولت دو رکارہی ہے، نہ
عزت وقت ختم کر رہی ہے، نہ حسن و جمال اور خوش

بats یہ ہے کہ زندگی کی نجت بے بہادنا کی
وزیریہ کارکانہ کے خلاف مجاز آرائی
دولت سے حاصل نہیں ہوتی، یہ صرف اللہ کے
ظلقی سے اطمینان نصیب ہو رہا ہے، ہر ملک، ہر قوم،
ہر جماعت اور ہر فرد اپنی زندگی میں ایک کک اور

بے جتنی سے دوچار ہے، آپ کسی امیر سے امیر آدمی
فرد یا جماعت کی اجارہ داری میں نہیں ہے، جو بھی
کلراو اور جوش پیدا کر دتا ہے اور پچنکہ اقیلت
و اکثریت کے مابین جو تاب ہے اس سے وہ

اللہ کا نام لیتا تھا، صحیح و شام اللہ کو یاد کرتا تھا، اس پر
سے پوچھے جس کے یہاں اللہ کا دیا سب کچھ موجود
کام لیں گے، کیونکہ جب کام ہاتھ سے نکھنے سے ظہور میں آتا تھا،
کارکن مولوی مقبول احمد ندوی کی والدہ کا مورخ
و رجسٹری ۱۹۰۷ء کو نہ کہرگر میں مختصر علاالت کے
بعد ۶۵ سال کی عمر میں انتقال ہو گیا، اما اللہ وانا الیہ
راجعون۔

☆☆ جناب قاری عبدالحمید ندوی (تیم دنی)
کی الہیہ کا بھی ایک ہفتہ قبل انتقال ہو گیا، اما اللہ وانا
الیہ راجعون۔

☆☆ مولانا اقبال احمد ندوی کے بڑے بھائی
محمد اسرائیل صاحب کا ۲۶ رجسٹری ۱۹۰۷ء کو انتقال
ہو گیا، اما اللہ وانا الیہ راجعون۔

قارئین سے دعاۓ سعفترت کی درخواست ہے
اندر اس کک اور بے جتنی سے کھل رہے ہوں گے،
پھر کر جانا ہوتا تھا تو مسکراتے ہوئے "قرت و رب
آپ غور کیجھی! کہ زندگی کی ساری نعمتوں سے بڑے
الکعبہ" (رب کعب کی حرم میں کامیاب ہوا) پڑھتا ہوا
کرنہت سکون و اطمینان، جیسیں وقراری سے لوگ
جان جان آفریں کے پرد کرتا تھا اور اس کے عزیز
و اقارب، دوست و احباب اس کو رخصت کرتے تھے
کیوں محروم ہیں، اور ایک انجاناتا غم کیوں ان کو گھلائے
خاری کی باتیں سن کر مام زدہ مسلمانوں کے دل
جادہ ہے؟ کوئی موت و بیماری سے، کوئی غربت

تو اس حال میں کران کا دل مطمئن ہوتا تھا۔

مولانا محمد نجیب

نحوی ایڈیشن

نحو

اخلاقی اقدار اور دین اسلام

مولانا ذاکر سعید الرحمن عظیمی ندوی

الوداع کے موقع پر جو عظیم الشان تقریر فرمائی اس میں بار بار ان اخلاقی قدروں پر کاربند رہے اور ان کو زندگی میں نافذ کرنے پر پروردیدا۔

”اے لوگو! جس طرح آج کے دن کی، اس

مہینہ اور اس شہر کی عزت کرتے ہو اسی طرح ایک

دوسرے کے جان و مال کی عزت کرو اور اس کو اپنے

اوپر حرام بھجو، دوسروں پر ظلم نہ کرو، خبردار امیرے

بعد تم لوگ سچائی کے راستے سے بھٹک نہ جانا، آپس

میں خون خرابیہ کرنا، عورتوں کے ساتھ شفقت و نرمی

طرح جنگل کا بڑا جانور چھوٹے کو کھا جاتا ہے

اور طاقتور کردار کو دبادبہ اور سارہ ذات ہے لیکن زندگی کا

مقابل میں بھی اسے عالی مقام تایا گیا، آپ تھوڑی

یہ طریقہ بالکل غیر فطری تھا اور زیادہ دنوں تک اس کا

دیر کے لیے اپنی زندگی کو اخلاق کے اس بے مثال

برقرار رہتا تھا نوں فطرت کے خلاف تھا۔

جہاں سے اگل کردیجئے اور دیکھئے کہ آپ میں

اور عام جانور میں کیا فرق باقی رہ جاتا ہے، فرض کیجئے

انسان کی عزت نہ دبلا جائی، انسانیت کو سربلندی

کا آپ لوگوں کی عزت پر حملہ کرنے لیئے اور ان

کے جان و مال کے لیے خطرہ بن جائیں اور لوگ

آپ سے ڈرنے اور بھائیں لیکن تو آپ کو دنیا کی

عزت و تیزی کا معاملہ کرنے کو کہا گیا، انسانوں کے

باہمی حقوق کا تین کیا گیا، انفرادی اور اجتماعی زندگی

کے الگ الگ حقوق بتائے گئے، والدین کے حقوق

اخلاقی قدروں ہی کے طفیل انسان ایک عظیم

شخصیت بنتا ہے اور عزت و ملنگی کا تاج اس کے

پر اور شہر کا بیوی پر، پڑوی کے حقوق پر دیکھو، دوست

کا حق دوست پر، گھر کے اندر کی زندگی میں حقوق کی

نعمتوں سے سرفراز ہوا، آدم کی اولاد نے سکون

اور انسان روز اول سے اخلاقی قدروں کے ساتھ

جنہیں بنایا۔

برائیوں، دل کی بدلگانیوں، نظر کی کتابیوں، اور دوڑگی

کے مصیبتوں سے آشنا کیا گیا، جھوٹ، فیبیت، حسد،

پراثر انداز ہو گئی اور انسانوں نے اخلاقی اصولوں

کو اغراض اور ذاتی مفاد پر مقدم رکھا اس وقت ایک

نمونے کا معاشرہ وجود میں آیا یا کم از کم اس معاشرہ

کے افراد کو زندگی میں امن واستحکام تیزی ہوا،

اگر آج کے معاشرے میں بھی ہم اپنے آپ کو بھول

کر دوسروں کو یاد رکھیں، یا بالفاظ دیکھ کچھ

خی اسلام نے ۲۳ سال تک مخت کرنے

اور زندگی و ملکیت کی روشنی سے وہ

محروم تھا، اس میں اور جنگل کے درندوں میں کوئی

ایک نمونہ کی سوسائٹی قائم فرمایا کر دنیا کو اخلاقی قدروں

کی اہمیت سے آشنا کر دیا تھا، لیکن انہوں نے مجھے

با توں کو بھول کر کچھ باتوں کو یاد رکھیں تو بڑی حد تک معاشرہ کا سب سے بڑا روگ ہے، اسی کے ساتھ ہم بھی حق ہے اور اس کی بخشی ہوئی محت و طاقت سے چنی اور بے یقینی کی کیفیت کا ازالہ ہو سکتا ہے۔

اگر ہم بھول جائیں کہ ہمارا حق دوسروں پر کتنا ہے اور ہم کس حد تک دوسروں کے احترام و تعظیم کے حق ہیں اور ہم یہ یاد رہے کہ دوسروں کے کتنے حقوق کو ہر طرح سے مناسکیں۔

ہمارے اپنے عائد ہوتے ہیں تو نہ نہ کی سوسائٹی قائم ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ پڑوی کا ہمارے اپنے فطری عمل کیا حق ہے، اگر وہ کمزور ہے تو اسے تقویت پہنچانے کو ہم نے روک دیا ہے، اور ان قدروں کو جو زندگی کے لیے ہم کو اس طرح کے کردار کا مظاہرہ کرنا ہو گا، کوامن و خوشحالی کی خاتم دیتی ہیں، ہم نے اخراج عزت اور خاندان کی عظمت و اہمیت کو بھول کر اگر ہم اگر وہ غریب ہے تو اس کی کس طرح مدد کرنی ہو گی، و مفاد کے محدود و دائڑے میں محصور کر دیا ہے، جیسا ہماری اپنی غرض ہو اور انہا مفاد پیش نظر ہو وہاں ہم یاد رکھیں کہ تکبر انسان کو ذلیل کرتا ہے، خاندان ہو گی، اگر وہ مصیبت زدہ ہے تو اس کی مصیبت میں دوسروں کو ان اخلاقی قدروں کا تختی سے پابند دیکھنا کبھی کامیابی کی منزل تک نہیں پہنچ سکتا، تو سماج کی کس طرح ہاتھ بٹانا ہو گا اور اگر وہ طاقتور اور مالدار کے لیے ان پر خوعل درآمد کا وقت آئے تو ہم یہ اکثر برائیوں کا خاتمہ ہو سکتا ہے، اسی طرح اگر ہم یہ ہو گا، اسی طرح ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ اپنی ذاتی ہمیں کہ ”ہم بہت کچھ ہیں، اور یہ یاد رکھیں کہ مصروفیات اور مادی مشاغل سے وقت نکال کر ہم پابند ہیں اور زندگی میں کس حد تک اخلاقی قدروں کو نافذ کرتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

مسابقات مقالہ نویسی 2010

ادارہ علوم القرآن، علی گڑھ مکتب پر طلبہ، اساتذہ، علماء، دانشوران اور محققین کو مقابلہ توں کی مسابقات میں شرکت کی دعوت دیتا ہے۔ اس میں کامیاب شرکاء کو تقاضا اعیانات کے علاوہ ہر شرکی کو قسمی سندی جائے گی۔

گروپ A اساتذہ / علماء / دانشوران / محققین۔ موضوع: ”دینی مدارس میں تدریس قرآن کا مطلوبہ منہاج“ پہلا انعام: 15,000 روپے انعام: 12000 روپے انعام: 8000

گروپ B غیر مسلم اسکار اور دانشوران۔ موضوع: ”قرآن مجید۔ کتاب پدایت“ {Quran: Book of the Guidance} پہلا انعام: 15000 روپے انعام: 12000 روپے انعام: 8000

گروپ C طلبہ مدارس و عصری جامعات۔ موضوع: ”اور ہم خار ہوئے تارک قرآن ہو کر“ پہلا انعام: 6000 روپے انعام: 4000 ساتھی اعیانات۔ اصلوں و شرافت: (۱) خواہش مدد حضرات ۵ امام رضا و ۲۰ ملک جنگیں کرائیں، اس کے لیے بذریعہ خط ایسیں نام، مشکل پڑتے اور فون نمبر سے مطلع کرنا ضروری ہے۔ (۲) مقابلہ جنگ کی آخری تاریخ ۲۰ جون ۲۰۱۴ ہے۔ (۳) اردو، عربی، انگریزی یا ہندی زبان میں مقابلہ کھا جائیں گے۔ (۴) گروپ A کا مقابلہ A4 سائز کے ۲۰۰ صفحات کے درمیان ہو جائے جو زیادہ ۲۰۰ صفحات کے درمیان ہو تو اسے زیادہ ۱۵ اور ہر ایضاً اضافہ پر مشتمل ہو۔ (۵) مقابلہ اس کا مقابلہ پر مقدم رکھا جائیں گے۔ زیادہ تر ہزار الفاظ پر مشتمل ہو، اور گروپ C کا مقابلہ ۲۰۰ صفحات کے درمیان ہو تو اسے جو زیادہ تر ہزار الفاظ پر مشتمل ہو۔ (۶) مقابلہ اس کے مفاد پر مقدم رکھا جائیں گے۔

پروفیسر اشتیاق احمد ظلی (صدر) اشہد جمال ندوی (کونیز مسابقات)

مزید تفصیلات کے لیے رجوع کریں: ادارہ علوم القرآن، پوسٹ بکس نمبر ۹۹، شیلی باغ، علی گڑھ ۲۰۲۰۲۵
E-mail: zilli@rediffmail.com / ashhadjnadv@rediffmail.com, Mobile: 9412671962.

مسلمان یوروپ کے معلم اول

محمد قیصر حسین مددوی

تحریکوں کا نتیجہ تھی جوتیں یا تین صدیوں سے زائد سے یوروپ میں چھائی ہوئی تھیں، صلیبی چنگوں اور انہیں کے واسطے ان تحریکوں کی چنگاریوں کے بت خانے میں اسلامی تہذیب کا بڑا اہم تھا۔ (من روائع حضارت، ج: ۵۳)

(۲) علوم و فنون اور فلسفہ کے

ہے تیرہویں صدی عیسوی کے آخر میں ترجمہ ہوا، یہ سے صرف استفادہ ہی نہیں کیا بلکہ ان کو ترقی دی دلوں کتابیں یوروپ کی یونیورسٹیوں میں سولہویں اور علم الطبعیات کے درس و تدریس نکے شے کوئے بھی عربوں کے علوم و آداب کے مطالعہ پر ابھارنے کھول دیئے وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ عربوں نے جب صدی عیسوی تک طی تعلیم و تدریس کی اساس رہیں میں اس سے کم نہیں تھا، این رشد کے صاجز اگانی اسی طرح مسلم فلاسفہ کی کتابیں اس سے زیادہ عرصہ علم بیت کا استعمال کیا تو انہوں نے ریاضیات کے اس شہنشاہ کے دربار میں مقام تھے اور انہیں بناءات تک وہاں کی اساس و بنیاد بھی رہیں، مغرب یونانی علوم و فنون پر پوری توجہ دی لہذا ان کا ان میں بڑا وجود ایسا تھا کہ اسی قدر ترقی تاریخ سکھاتے تھے۔

فلسفے ہماری ہی تفہیقات اور ترجمے کے ذریعہ آشنا ہے اسی وجہ سے وہ اس میدان میں ہمارے ہومبلڈ کائنات سے جعلن اپنی کتاب میں

اساتذہ تھے وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ جب ہم اس حصول کہتے ہیں کہ عربوں نے کمیکل فارمی کو جو جو بخدا، ہوا، لگنا وجہ ہے کہ بہت سے منفعت میزانِ الال عرب کواعتراف ہے کہ ہم مسلمان قرون وسطی میں چھ سو سال تک یوروپ کے اساتذہ اور پیشوائے۔

غوتاستاف لوپون کا کہنا ہے کہ عربوں کی کتابوں جریت جو سلفسترنی کے نام سے پوپ بن گیا تھا، پھر ایک عرصہ بعد جو بیلی یوروپ میں پھیل گئی،

اس نے ۱۹۷۵ء سے ۱۹۸۵ء تک انگلیس میں فارمی اور طب نے جن پر فن شناختی پر ایک ہی

سال تک یوروپ کی یونیورسٹیوں میں تدریس وقت میں علم نباتات اور کیمیا کے مختلف طریقوں

و تعلیم کا واحد اور تنادی مرجع رہیں، علم طب جیسے بعض علم میں آج بھی ان کا اثر نہیں ہے، این سینا میں خلل کر دیا اور انگریز اور ہیلادگیریہ سو اٹھائیں سے مطالعہ اور تحقیق تک پہنچا دیا اور عربوں ہی کے

کتابوں کی گذشتہ صدی کے اوپر میں موجودیہ میں اس نے عربی سے علم بیت کی نسبت میں اس نے عربوں کی مہارت و واقفیت نے زبان میں شرطیں لکھیں گیں۔

کتاب "الارکان" کا ترجمہ کیا جس سے عرب غوتاستاف لوپون کا یہ بھی کہنا ہے کہ صرف اضافہ کیا اور ان کی فارمی چدائی جو بخدا

اور صرف عربوں کی کتابوں پر "روجر بیکون"، "ناؤوسیوس" کی "لاکر" کا ترجمہ کیا، پر مشتمل ہو گئی جن سے یونانی بالکل نابلد تھے۔

سلیو امام رازی اور ابن سینا کے بارے میں "لیفار دیزی"، "اروفیلوفونی"، "رسکون لول"، "سان اور "رودلف بر وی" نے عربی سے بطیموس کی

جغرافیہ کا ترجمہ کیا اور لیونار دیزی نے تقریباً ٹوانا، "البرت کبیر" اور "اذفونش تھیانی" نے اعتماد کیا۔

میسورینان کا کہنا ہے کہ البرت کبیر این سینا بارہویں عیسوی میں الجبرا میں ایک بر سالہ تالیف کیا کے اور سان تو ما اپنے فلسفہ میں این رشد کے مرہون جس کو اس نے عربوں سے سیکھا تھا، کنیا نوس نہیں سینا یوروپ میں ایسے طبیب کے نام سے مشہور و مصروف تھے جن کا وہاں سے مدارس میں چھ سو سال منت ہیں۔

مشرق سید یوکا کہنا ہے کہ تھا عرب قرون سک مطلق اشہر سون خ رہا، ان کی کتاب "القانون" وسطی کی تہذیب کے علم پردار ہیں لہذا انہوں نے کی کتاب کا بہت اچھا ترجمہ کیا اور قلمیں بولوئی کا جو پانچ اجزاء پر مشتمل ہے ترجمہ کیا ہی اور فرانس یوروپ کی اس سفاکیت و بربریت کا خاتمه کیا جس کو دانی کی یونیورسٹیوں میں تعلیم کی اساس و بنیاد ہوئے کی وجہ سے بار بار شائع ہوئی۔

(جاری)

اوپر یونانی فلسفہ کے باقی رہنے والے سرچشموں کی طرف چل پڑے اور انہوں نے علم کے خزانوں میں اذفونش تھیانی نے اپنے نام کی فلکیاتی

عظمتِ امام اعظم کے چند نقوش

عبد الرحیم ندوی

ایک طرف مند علم پر متنکن ہیں تو دوسری طرف ریشی کپڑوں کے بہت بڑے تاجر ہیں، لاکھوں کی تجارت کرتے ہیں، جس طرح تشگان علم کا آپ کے در پر جو تم ہے اسی طرح کپڑوں کے شاائقین اور خریدار آپ کے پاس چلے آ رہے ہیں، ان کو آپ کے بیہاں معاملات میں صفائی، لین و دین میں سچائی اور امانت داری ملتی ہے، آپ بہت معمولی نفع پر اگر کوئی نیا کپڑا ازیب تن کرتے تو اسی قیمت کا غرباء کردات گز رجاتی۔

پھر اسی روز سے آپ کا معمول بن گیا کہ رات کپڑوں کے ساتھ میں دینار ایک درہم میں اپنے غلام کو اگ سے بچانا، میں نے اذان دی خریدا تھا، اور ایک کپڑا میں دینار میں بچ کچھ سے اچھا اور دیکھا چنانچہ داڑھی میں سکنگی کرتے، عطر لگاتے اب ایک درہم ہی میری لاگت باقی رہ گئی ہے اور وہ کھڑے ہیں، میں جب داخل ہوا تو مجھ کو دیکھ کر فرمایا، چنانچہ بچانا رات نماز، تلاوت، ذکر اور دعاء میں گزار دیتے، سمجھی اور میں تم سے نفع کمانہ نہیں چاہتا ہوں۔

آپ کے جود و خدا کا یہ حال تھا کہ اپنے بچوں ایسا ہوتا کہ ایک آیت تلاوت کرتے اور رفت طاری پر چنانچہ کرتے اتنا فقراء پر بھی خرج کرتے، ہو جاتی اور پھر اسی آیت کو دہراتے رہتے بیہاں تک اگر کوئی نیا کپڑا ازیب تن کرتے تو اسی قیمت کا غرباء کردات گز رجاتی۔

امام صاحب کی عبادت گزاری اور تقویٰ شعاری، ذہانت و فناہت پر اتفاق کے باوجود بہت

سے حادثہ نہیں اور دشمن رہے ہیں، جو طرح طرح کی

بائیں آپ کی طرف منسوب کر کے آپ کے مقام

خنس بن عبد الرحمن جو آپ کے شریک کا رہتھے، ان

کو مال دیا اور بتایا کہ فلاں فلاں کپڑے میں یہ عیب

کھوئی، ان کا ذکر برائی سے نہ کیا، عبداللہ بن مبارک

نے سفیان ثوری سے کہا، سفیان ابوحنینہ دوسرے کی

برائی اور غیبت سے کس قدر پر ہیز کرنے والے تھے

کہ میں نے کبھی ان کو کسی دشمن کا بھی ذکر برائی سے

کرتے نہ نہ سفیان نے کہا، سفیان ابوحنینہ اتنے بے

وقوف نہ تھے کہ اپنے اعمال صالح کو خدا پر ہاتھوں

امام صاحب کی عبادت گزاری، شب زندہ

ہے، تو اسی آیت کو پڑھتے رہے اور روتے رہے

جس نے امام صاحب پر جرح و قدح کا دروازہ کھول

دیاری کے واقعات بہت مشہور اور تو اتر کو پہنچے

یہ زید بن کیت جو مشہور اباد اور آپ کے معاصر

رکھا ہے تو دوسری طرف آپ کے معاون اور آپ

کے فضل و مکال کی شہادت دینے والوں کی جلالت

ذکر و تلاوت اور نماز میں گزار تھے۔

کہتے ہیں ایک روز آپ کا ایک جماعت کے

سب لوگ نماز کے بعد چلے گئے تو امام صاحب

شفافی، امام احمد، سیف بن محبون، علی بن الدین،

عبداللہ بن مبارک، ابن جریج، شعبہ، سفیان، حافظ

پاک سے گزر ہوا، آپ نے ان کو سنا وہ کہہ رہے

کو دیکھا، مسجد میں بیٹھے ہیں، آہیں بھر رہے ہیں، یہ

تھے، یہ شخص اشارہ آپ کی طرف تھا۔ راتوں کو سوتا

دیکھ کر میں اٹھ کر چلا گیا، پھر جب صحیح کی نماز میں آیا

فیروز آبادی ان میں کوئی خنی نہیں لیکن سب امام

راتوں کوئی سوتیں گے، اس لیے کہ لوگوں کا گمان یہ

ابوحنینہ کے فضائل و مناقب میں رطب المان ہیں۔

☆☆☆☆☆

پھر اسی روز سے اس کپڑے کو دوسرے بھر تک اور زور دیوں کا بدالے گی، نمان اپنے غلام کو اگ سے بچانا، میں نے اذان دی خریدا تھا، اور ایک کپڑا میں دینار میں بچ کچھ سے اچھا اور دیکھا چنانچہ شمارہ ہے اور وہ کھڑے ہیں، اب ایک درہم ہی میری لاگت باقی رہ گئی ہے اور اپنے رب کے حضور کھڑے ہو جاتے اور پوری رات نماز، تلاوت، ذکر اور دعاء میں گزار دیتے، سمجھی چاہتے ہو؟ میں نے کہا، صحیح کی اذان ہو گئی، فرمایا دیکھو جو کچھ تم نے دیکھا ہے او گوں سے پوشیدہ رکھنا۔

امام صاحب کی عبادت گزاری اور تقویٰ

شارعی، ذہانت و فناہت پر اتفاق کے باوجود بہت

مشتبہ مال سے اختیاط کا عالم یہ تھا کہ ایک مرتبہ

تحامیں عشاء کی نماز میں امام صاحب کے ساتھ

خنس بن عبد الرحمن جو آپ کے شریک کا رہتھے، ان

نوافل سے فارغ ہوں تو دریافت کروں، آپ قرآن

ہے جب فروخت کرنا تو خریدنے والے کو بتا دینا

پڑھتے پڑھتے "وَوَقَاتًا عَذَابَ السُّمُومْ"

پر کہو نہیں تو پھر اسی کو دہراتے رہے، بیہاں تک کم جمع

بھول گئے جب امام صاحب کو معلوم ہوا تو بے قرار

ہو گئے اور علاش بسیار کے بعد بھی جب ان خریداروں

کا پتہ نہ مل سکا تو اس سفر میں جو مال بکا تھا سب کی

کارہت نہ سا، سفیان نے کہا، امام ابوحنینہ اتنے بے

قیمت صدقہ کر دی حالانکہ مال اچھا خاص تھا۔

اماں صدھہ گاہ اور قیامت سخت مصیبت اور ناگوار جز

اماں صدھہ گاہ اور قیامت سخت مصیبت اور ناگوار جز

اماں صدھہ گاہ اور قیامت سخت مصیبت اور ناگوار جز

اماں صدھہ گاہ اور قیامت سخت مصیبت اور ناگوار جز

اماں صدھہ گاہ اور قیامت سخت مصیبت اور ناگوار جز

اماں صدھہ گاہ اور قیامت سخت مصیبت اور ناگوار جز

اماں صدھہ گاہ اور قیامت سخت مصیبت اور ناگوار جز

مدد امی کا آخری دور ہے عصر عجایب کی نویں طلاقات کی غرض سے بلا بیا آپ جب اس کے پاس تجارت کرتے تھے لیکن راست بازی اور امانت داری کی وجہ سے بہت نفع ہوتا تھا، حلال طریقہ سے کمائنا کی وجہ سے اس کا جواب دیتے رہے جب آپ واپس چنانچہ جب سال گزر جاتا تو اپنے خرچ کے بقدر مال اپنے پاس رکھتے تھے مال سے فقہاء، محدثین، علماء، شرعا اور اصحاب علم کے بہر حال تدریس ہیں، اسی میں بے نظر، زہد و روع میں بے مثال، خیثت دوڑیں ایک فقیہ زماں، یکتاں روزگار، علم و ذکاء میں پر دیکھیں ہوں اتنی بڑی رقم کی حفاظت کا کوئی ساتھ کچھ نقصی لے کر ان ضرورت مددوں کے پاس اور حکم کی حفاظت کا کوئی جاتے اور ان کو دے کر فرماتے یہ اللہ کا عطا کروہ نفع تو اس کی طرف رجوع عام ہوا اور لوگ قلب و نگاہ میں اپنے مال سے تم کوئی دے رہا ہوں، اس لیے کہ ضرورت ہو گئی تو آپ سے لے لوں گا منصور نے آپ کی ایسی درخواست کو قبول کر لیا، یعنی بیت المال میں اللہ کے رزق میں کسی کا کوئی اختیار نہیں ہے۔

کوئی خصیت نہیں بن تابت مزبان کی تھی، جس کی اس درخواست کو قبول کر لیا، یعنی بیت المال میں کوئی ابوحنینہ کے نام سے جانی اور اسلامی دنیا کی رکھوادیا، اس کے بعد اللہ کی مرضی، امام صاحب کی اکثریت امام اعظم کی خیثت سے مانی ہے، امام زندگی زیادہ طویل نہ ہوئی اور جلدی وقایت پا گئے، امام صاحب کو اللہ نے حسن صورت جب منصور کو آپ کے وقایت کی ختمی تو اس نے کہا بھی عطا فرمائی تھی، آپ میانہ قد، خوش رو، فوج العدیلی ابوحنینہ پر حمد کرے انہوں نے تو ہم کو غلط فہمی میں رکھا، اور ہم سے کبھی ایک بیس قبول نہ کیا۔

یہ کوئی حیرت کی بات نہیں ہے اس لیے کہ آپ دوکان پر آیا اور عرض کیا مجھ کو ایک ریشی کپڑا چاہا ہے، ایک شاگرد آپ کی ایک حیرت کی بات نہیں ہے لیکن اس لیے کہ آپ جب اسکا مطلوبہ کپڑا آپ کی دوکان میں آگیا تو آپ نے اس کو خبر کی، اس نے کپڑے کو پسند کیا اور قیمت دریافت کی فرمایا "ایک درہم" اس نے ایک میسٹر آئے۔ "اللہ العلیا حیر من اللہ السلفی" کا نظری نہیں بلکہ عملی طور پر برداشت کے نتائج کی مانی کو ترجیح دی۔

خیفہ وقت منصور نے آپ کو ایک مرتبہ چاہتے تھے، چنانچہ ہم جب امام صاحب کو دیکھتے ہیں

سوال و جواب

مفتی محمد ظفر عالم ندوی

دوار میں ہیں بعض حضرات نے جائے پیدا ش ہونے کی وجہ سے میکہ کوطن اصلی قرار دیا ہے اور اتمام کا حکم بیان کیا ہے اور بعض علماء نے حورت کے لیے وطن اصلی سرال قرار دیا ہے اور میکہ کوطن اقامت کہا ہے اس لیے وہاں پندرہ دنوں سے کم قیام کے ارادہ پر قصر کو ضروری قرار دیا ہے، لیکن علامہ شیعی کی رائے یہ ہے کہ

ایسے اشتباہ کے مقام پر احتیاطاً اتمام افضل ہے لہذا

حورت میکہ میں پوری نماز پڑھے گی۔

سوال: اگر کسی مسافر نے قده اخیرہ میں مقیم امام کی

افتداء کی تو مسافر کتنی رکعت پڑھے؟

جواب: مقیم امام کی قده اخیرہ میں افتداء کرنے والا مسافر، مقتدی، امام کے سلام کے بعد چار رکعت

نماز پڑھے گا۔ (ہدایہ ۱۶۶)

سوال: سفر میں ٹرین پر بھیڑ ہوا اور کھڑے ہو کر نماز

پڑھنے کی مکانش نہ ہو تو یہ کہ نماز پڑھنے کی اجازت

ہے یا نہیں؟

جواب: اگر ٹرین میں بھیڑ زیادہ ہوا اور کھڑے ہو کر

نماز پڑھنا ممکن نہ ہو اور نماز کا وقت ختم ہو جانے کا خطرہ

ہوتا لئی صورت میں بیٹھ کر نماز ادا کی جائے

گی۔ (رواجکار ۲/۵۶۵)

سوال: اگر کسی کی دو تین نمازیں سفر میں تھا

ہو گئیں، اب وہ مقیم ہو گیا تو حالت اقامت میں سفری

ایک بڑی ہی سخت تکلیف ہے کیوں کہ وہ (خواہ پنجی

اویا پچھے) پچھن ہی میں سایہ پدری سے محروم ہو جاتا

اوہ "یتم پنجی" کا ذکر موجود ہے۔ (احمد و ترمذی)

طرح اگر حالات اقامت کی چھوٹی ہوئی نمازیں

اگر حالات سفر میں پڑھی جائیں تو پوری پڑھی

جائیں گی، اس بارے میں اصول یہ ہے کہ نماز حالت

حضر کی ہو تو پوری پڑھی جائے گی خواہ اقامت میں

پڑھی جائے یا سفر میں اسی طرح سفر کی نماز قصر پڑھی

جائز ہے۔ (رواجکار ۲/۴۰۱)

سوال: کہ کوئی حورت میکہ جائے جب کہ میکہ

ہو جائیں اور اپنی بقید و درکت پر وہاں پوری نماز پڑھی جائے گی

یا قصر کرے گی؟

جواب: عورت کے میکہ کے بارے میں فتحہاں کی

پوری کریں گے (رواجکار ۲/۶۱۰)

سوال: ایسے رحلے ملازم ہن کو روزانہ سویاں

دوسری پر رہنا اور ایک جگہ سے زائد

دوسری جگہ جانا پڑتا ہے اس کی نیت سفر کی نہیں بلکہ

پندرہ دنوں سے کم مدت رہنے کا ارادہ ہو تو نماز پوری

ڈیگی جائے گی یا قصر کرنا پڑے گا؟ کیا سرال وطن

اصلی کے حکم میں ہے یا نہیں؟

جواب: رحلے ملزم کو جب ۳۸ میل بین

دوسرے کوئی فضی سرال جائے اور وہاں پندرہ

دوسرے سے زائد جانا ہو تو وہ مسافر ہو گے اور ان

کو قصر کرنا پڑے گا خواہ ان کا مقصود ڈیگی انجام دینا ہو،

کیونکہ قصر کا حکم سفر پر لہذا

ہاں اگر بیوی اور بیوی ہو یا شوہرنے مکان بنا کر مستقل

ٹوپر وہاں رہنے کا عزم کر لیا ہو تب وہ وطن اصلی

نہیں۔ (رواجکار ۲/۶۰۰)

سوال: ایک فضی ٹرین سے سفر کرنے کی نیت سے

گھر سے چلا یعنی ابھی اس نہیں ہی پرے کہ نماز کا وقت

اگر مسافت سفر کی عبارتوں سے بیکارائے راجح معلوم

ہوتی ہے۔ (فتویٰ قاضی خاں ۱/۱۶۵)

سوال: ایک فضی ٹرین سے سفر کرنا پڑھے گا؟

جواب: سفر کی نیت سے جب شہر سے باہر ہو جائے

مسافت کے بارے میں لوگوں کا اختلاف ہے بعض

لوگ کہتے ہیں کہ زائد کوئی فضی سفر کی نیت سے

لوگ کہتے ہیں، ۲۸ کلو میٹر سے زائد ہے اور بعض

نماز پوری پڑھی جائے گی یا قصر کرنا جائے گا؟

جواب: جس جگہ قصر اور اتمام میں اشتباہ ہو وہاں

چار رکعت والی نماز میں قصر کرتے ہوئے درکت پر سلام

مکبرہ دیا تو بہت بقیہ نماز کس طرح پوری کریں؟

جواب: اگر امام سافر ہو اور مقتدی مقیم ہوں تو امام

کے درکت پر سلام پھیرنے کے بعد مقتدی کھڑے

مسافت سفر پر ہو تو وہاں پوری نماز پڑھی جائے گی

کھڑے ہو کر پوری کریں، ان دنوں رکتوں میں

سونہ قاتح نہیں پڑھیں گے بلکہ خاصوں رہ کر اپنی نماز

جواب: حورت کے میکہ کے بارے میں فتحہاں کی

یتیم کے حقوق

خالد فعل ندوی

کو روذی میں خیر و برکت کا ذریعہ، دخول جنت کا سب اور جنت میں آپ کی معیت و رفاقت کا باعث تھا گیا ہے، ان میں سے چند قابل ذکر حقوق درج ذیل ہیں:

تینوں کا سب سے بڑا حق یہ ہے کہ تینوں کے ساتھ حسن سلوک کیا جائے، چنانچہ قرآن مجید نے سورہ بقرہ (آیت: ۸۳) اور سورہ نہام (آیت: ۳۷)

میں تینوں کے ساتھ تکلیف و بھلائی کا واضح حکم دیا ہے، اسی طرح ایک حدیث شریف میں ہے کہ "مسلم گروں میں سب سے بہترین گروہ ہے جس میں کوئی یتیم ہو اور اس گروہ میں اس یتیم کے ساتھ اچھا سلوک کیا جاتا ہو اور مسلم گروں میں سب سے بڑترین گروہ ہے جس میں یتیم ہو لیکن اس کے ساتھ اور عزیز و حکیم ہیں، اسی کا نتیجہ ہے کہ اس دنیا میں کوئی نہیں ہے جس دنیا سے یا ایک طرف نعمت و رحمت کی بہار نظر آتی ہے تو دوسری طرف مصیبت و تکلیف کے سخت واقعات و مرحل موثر انداز میں پیش کیا گیا ہے۔

پیش آتے ہیں، یہ دنوں حالات اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ، حکمت بالغ اور مشیت خاص کے مطابق ہیں، حقیقت میں یتیم (بپ کے سایہ عاطفت سے خردی) نظام تکونی کی اضطراری تکالیف میں سے شفقت و محبت کو بہت سی تینوں کا باعث تھا ہے۔ (ترمذی و صحیح البزار و المحدث)

ان قولی احادیث اور زبانی تعلیمات کے ساتھ آپ نے ساری وحی کے سامنے اپنا عملی تصور اور مثلی اس وہ بھی پیش فرمایا ہے، چنانچہ حضرت پریش راجحی کی روایت ہے کہ "میں نے جگ احمد میں اسی کی بیکاری میں گرفتار ہو جاتا ہے، اسی کے تجاکام و بیکاری کی بڑی ترغیب دتا کیہ آتی ہے اور ہر مسلم آپ سے مطاقت کی اور پوچھا کہ میرے والد کا کیا ہوا؟ آپ نے فرمایا کہ ملکت پابند ہے، اور اس ان حقوق کی ادائیگی کا مکلف پابند ہے، اور اس یتیم کی ادائیگی کا ملکت پابند ہے، اس کی عزمی اجتنبی ہے، اس کا کوئی پرسان حال نہیں، اسلام سے پہلے اسی کی تکفیر کیا گئی تا گفتہ بہ حالت زار تھی لیکن اسلام نے اسی کی خوشی کے لئے گئے اور فرمایا: کیا تم کو اس بات کی خوشی پوری دنیا کو یہ جاؤ داں پیغام دیا کہ یتیم پنج و پچیاں خدمت، ان کی عزت، اور ان کی حاجت براری

(تیریجات، ارجمند ۱۹۰۰ء)

علمی خبریں

جاوید اختر ندوی

اس کانفرنس میں کثیر تعداد میں مختلف رنگ و نسل اور ممالک سے تعلق رکھنے والے یوروپ کے مسلم علماء اور غیر مسکاری افراد شریک ہوئے، اسلامک آرگانائزیشن کے صدر ڈاکٹر فلکیب بن ٹکوٹ نے کہا کہ یہ پہلی کمیٹی یا بورڈ ہے جو مسلمانوں کے حقوق اور ان کے گوناگون مسائل پر توجہ دے گی، اور اس وقت مسلمان جس پریشانی، بحکم نظری اور قومیت و مذہبیت کے گھناؤ نے حملوں سے گزر رہے ہیں ان کا ذراائع ابلاغ کی روپوں نے لکھا ہے کہ ابھی جواب دے گی، ان میں ایک یہ بھی ہے کہ ابھی سال گذشتہ ۲۹ نومبر ۲۰۰۸ء کو موئیز ریلینڈ میں یمنیوں کی تحریر پر پابندی لگادی گئی ہے۔

امریکے میں ۲۰۰۸ء کے دوران اقتصادی کساد بازاری غالب رہی، ملک کی بینک انتظامی نے یک بعد دیگرے (۱۳۵) یمنیوں کو بند کر دیا، ابھی ماہ دسمبر میں مزید دو یمنیوں رپیلک فیڈرل بینک اور سولیوش بینک بند کرنے کا حکم صادر کر دیا گیا، اس طرح سال ۲۰۰۸ء امریکہ کے لیے اقتصادی کساد بازاری کا سال رہا۔

افغانستان میں غیر ملکی فوجیوں کی ہلاکت

افغانستان میں ۲۰۰۸ء کے مقابلہ ۲۰۰۷ء میں دو گنا فوجی ہلاک ہوئے، افغانستان اور عراق میں اعلان کیا کہ یورپ کے تمام ممالک میں لئے والے فوجیوں کی ہلاکتوں سے متعلق اعداد و شمار صحیح کرنے اور اقا را اعظم اشان عبادت گاہ نہیں دیکھا۔

امریکہ میں ایک مہینہ کے اندر

تمام کھلاڑی عمرہ کی ادائیگی کے لیے مکرمہ گئے، مسلمانوں کے حقوق و شعائر کے تحفظ کے لیے یورپیین بورڈ نے کہا کہ خانہ کعبہ کی طرح آج تک ہماری آنکھوں نے کوئی باعزت دبا و قارا اور اعظم اشان عبادت گاہ نہیں دیکھا۔

چوتھی مسجد کی بے حرمتی

ریاست کالی فورنیا میں چند شرپنڈ امریکی اور نظر کرنے کا کام بورڈ کرے گا۔

عاصمہ نے ایک مسجد کی بے حرمتی کی، اور مسجد کی دیواروں پر اسلام کے تعلق سے شدید نفرت انگیز طوفان اور مسلمانوں کے خلاف نفرت وعداوت رہا، ۲۰۰۸ء میں ناٹو کے (۲۹۵) فوجی بارے گئے تھے گستاخانہ کلمات لکھ دیئے، ماضی قریب میں یہ چوچی اور عصیت کے پیش نظر اٹھایا گیا ہے۔

فرانسیسی کھلاڑیوں میں اسلام مسجد ہے جس کو شرپنڈوں نے نشانہ بنایا، اور خانہ خدا کی بے حرمتی کی۔

ریاست کالی فورنیا کے شمال میں واقع مسجد کچھ دنوں قبل متعدد مشہور فرانسیسی کھلاڑیوں نے "الفاتح" کے متولی اور گرگان کمیٹی کے صدر رحمت اسلام قبول کرنے کے بعد عمرہ کی ادائیگی کے لیے مکرمہ کی زیارت کی، مزید کہا ہے کہ یورپ کی بڑی دروازے اور مکرر کیوں کے شش توزیعے، نماز ٹیوں کے کھلاڑیوں میں اسلام کے تعلق سے مقبولیت گاہ (Prayer Hall) اور مسجد کے دفتر کو بھی عام ہو رہی ہے اور ان کے علاوہ مزید دوسرے کھلاڑی فقصان پر مصیبی، مزید برآں دیواروں پر قرآن کریم حلقة اسلام میں داخل ہونے والے ہیں۔

اسلامک سینٹر کے ترجمان "صالح باہوئی" ڈال دیا، مسجد کے لاڈا اسکر کو بھی خراب کر دیا، اس نے بتایا کہ ماضی قریب میں (۱۷) کھلاڑیوں نے کے ساتھ ایک جگہ کھے ہوئے عطیہ بکس کو بھی توڑ دیا۔

اسلام قبول کیا، ان میں فرانس کا مشہور کھلاڑی مسلم پرسنل لاکی حفاظت کے "ٹریزیجیہ" بھی ہے، اور سینٹر کے ایک رہبر کے ساتھ

لیے پہلا یودوویین یورڈ

مسلمانوں کے حقوق و شعائر کے تحفظ کے وہاں سے واپسی کے بعد کھلاڑیوں نے کہا کہ خانہ کعبہ کی طرح آج تک ہماری آنکھوں نے کوئی باعزت دبا و قارا اور اعظم اشان عبادت گاہ نہیں دیکھا۔

Federation of Islamic Organization in Europe (FIOE) کے

دو اقدامات میں پہلی کانفرنس منعقد کی اور یہ اعلان کیا کہ یورپ کے تمام ممالک میں لئے والے مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت اور ان پر توجہ والی پرائیوریت ویب سائٹ کے مطابق ۲۰۰۸ء میں

(۳۰) امریکی فوجی مارے گئے، جب کہ یہ تعداد اور تیم مسکین آجائیں تو تم اس میں سے تھوڑا بہت ویدیانتی کی بڑی شاعت قرآن مجید میں بیان ہوئی انہیں بھی دے دے اور ان سے نبی سے ہے، چنانچہ سورہ نساء (آیت: ۲) میں تیموں کے مال میں پریشانی..... (یقین صفحہ ۲۶ پر)

میں بے ضابطی اور بے جا فرست کو "گناہ عظیم" قرار بولو۔ (نماء: ۸) اسی طرح ایک حدیث شریف میں تیم کی مدد و فخرت اور حاجت برداری کو دخول جنت کا تمہاری ماں ہو جائیں۔ (بزار، صحیح البزادہ) صامن قرار دیا گیا ہے کہ "جس نے کسی تیم کو اپنے بتایا گیا ہے اور جہنم کی بڑی وعیدتائی گئی ہے، ارشاد کھانے پینے میں شریک کیا، اللہ تعالیٰ نے اس کے ربانی ہے کہ "جو لوگ تیموں کا مال ناحق کھاجاتے ہیں، وہ اپنے پیٹ میں آگ ہی بھر رہے ہیں اور عنقریب وہ دکتی ہوئی آگ (جہنم) میں جھوکے اور عنقریب میں تیم کے ساتھ شفقت و محبت اور حم جائیں گے۔" (نماء: ۱۰)

وکم کے برداشت کو انسانی ضروریات کی بھیل محبوب ترین وہ مکان ہے جس میں تیم کے ساتھ اکرام کیا جائے۔ (ترغیب، کنز العمال) دوسری حدیث میں ہے کہ "قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے دل زم ہو، اس کی ضرورتیں (غیب سے) پوری ہوں اٹھایا جائے گا کہ پیٹ کے اندر سے آگ کی پیش اس عذاب نہیں دیں گے جو تیم پر مہربانی کرتا ہو، اس کے ساتھ اکرام کے ساتھ کلام کرتا ہو، اس کی تیمی ہو، اس کی ضرورتیں پوری ہوں گی۔" (معارف القرآن ۳۱۵/۲) نیز دوسری آسی طرح قرآن کریم نے سورہ فجر (آیت: ۷) (ترغیب، کنز العمال) تیموں کا تیرا حق یہ ہے کہ تیموں کے ساتھ اکرام نہ کرنے والوں کی بڑی سرزنش کی ہے اور یہ اکرام نہ کرنے والوں کی جائے، تمام (مالی، بہرک رہے ہوں گے.. الخ) (ابن کثیر: ۲۵۶/۱) تیموں کے یہ چند اہم حقوق ہیں، ان کے حقیقت واضح کی ہے کہ تیم کی بے توقیری اور ان کی تاقدری انسان کی ذات اور اس کی تحلیل کا ہم ترین سبب ہے، اس کے برکس قرآن کریم نے بار بار مختلف سورتوں (بقرہ، نماء، افال، کہف، حشر، دہراوربلد) میں تیموں کی ساتھ تعاون و فخرت اور طعام و افراق کے زریں حکم وہدایت کے ساتھ ہی نرم روی اور زرم گلتاری اختیار کرنے کی بہترین واسیاب، بکمال و تمام، گواہوں کی موجودگی میں ترغیب دی ہے چنانچہ سورہ نماء (آیت: ۸۲۵) میں تیم کے ساتھ حسن معاملہ اور حسن گفتار کا حکم نہایت قرآن مجید کی سورتوں (بقرہ، نماء، افال، کہف) میں تفصیل کے ساتھ بیان ہوئے ہیں، دوسری طرف جامع انداز میں دیا گیا ہے، فرمان الہی ہے کہ "اور جب تیم (میراث) کے وقت قرابت دار تیموں کے مال میں خردور داور ہر طرح کی خیانت اور تیم مسکین آجائیں تو تم اس میں سے تھوڑا بہت ویدیانتی کی بڑی شاعت قرآن مجید میں بیان ہوئی انہیں بھی دے دے اور ان سے نبی سے ہے، چنانچہ سورہ نماء (آیت: ۲) میں تیموں کے مال

میں بے ضابطی اور بے جا فرست کو "گناہ عظیم" قرار دیا گیا ہے، اور وسری آیت میں تیموں کے مال ہضم کی مدد و فخرت اور حاجت برداری کو دخول جنت کا کجانے کو پیٹوں میں انگارے بھرنے کے برابر کجانے قرار دیا گیا ہے کہ "جس نے کسی تیم کو اپنے بتایا گیا ہے اور جہنم کی بڑی وعیدتائی گئی ہے، ارشاد کھانے پینے میں شریک کیا، اللہ تعالیٰ نے اس کے ربانی ہے کہ "جو لوگ تیموں کا مال ناحق کھاجاتے ہیں، وہ اپنے پیٹ میں آگ ہی بھر رہے ہیں اور عنقریب وہ دکتی ہوئی آگ (جہنم) میں جھوکے اور عنقریب میں تیم کے ساتھ شفقت و محبت اور حم جائیں گے۔" (نماء: ۸)

وکم کے برکس قرآن کریم نے سورہ فجر (آیت: ۷) (ترغیب، کنز العمال) تیموں کا تیرا حق یہ ہے کہ تیموں کے ساتھ اکرام نہ کرنے والوں کی بڑی سرزنش کی ہے اور یہ اکرام نہ کرنے والوں کی جائے، تمام (مالی، بہرک رہے ہوں گے.. الخ) (ابن کثیر: ۲۵۶/۱) تیموں کے یہ چند اہم حقوق ہیں، ان کے حقیقت واضح کی ہے کہ تیم کی بے توقیری اور ان کی اصلاح علاوہ بھی بہت سارے حقوق و احکام، کتاب و سنت و خیر خواہی کی جائے، ان کی پوری دیکھ بھال کی جائے، میں مذکور ہیں بہر حال ان حقوق کی ادائیگی باعث ان کے ہر قم کے مال و متناع کی اچھی حفاظت و نگرانی بار بار مختلف سورتوں (بقرہ، نماء، افال، کہف، حشر، دہراوربلد) میں تیموں کی ساتھ تعاون و فخرت اور طعام و افلاق کے زریں حکم وہدایت کے ساتھ ہی نرم روی اور زرم گلتاری اختیار کرنے کی بہترین

ترغیب دی ہے چنانچہ سورہ نماء (آیت: ۸۲۵) میں تیم کے ساتھ حسن معاملہ اور حسن گفتار کا حکم نہایت قرآن مجید کی سورتوں (بقرہ، نماء، افال، کہف) میں تیم کے ساتھ بیان ہوئے ہیں، دوسری طرف جامع انداز میں دیا گیا ہے، فرمان الہی ہے کہ

"اور جب تیم (میراث) کے وقت قرابت دار تیموں کے مال میں خردور داور ہر طرح کی خیانت اور تیم مسکین آجائیں تو تم اس میں سے تھوڑا بہت ویدیانتی کی بڑی شاعت قرآن مجید میں بیان ہوئی انہیں بھی دے دے اور ان سے نبی سے ہے، چنانچہ سورہ نماء (آیت: ۲) میں تیموں کے مال

میں بے ضابطی اور بے جا فرست کو "گناہ عظیم" قرار دیا گیا ہے، اور وسری آیت میں تیموں کے مال ہضم کی مدد و فخرت اور حاجت برداری کو دخول جنت کا کجانے کو پیٹوں میں انگارے بھرنے کے برابر کجانے قرار دیا گیا ہے کہ "جس نے کسی تیم کو اپنے بتایا گیا ہے اور جہنم کی بڑی وعیدتائی گئی ہے، ارشاد کھانے پینے میں شریک کیا، اللہ تعالیٰ نے اس کے ربانی ہے کہ "جو لوگ تیموں کا مال ناحق کھاجاتے ہیں، وہ اپنے پیٹ میں آگ ہی بھر رہے ہیں اور عنقریب وہ دکتی ہوئی آگ (جہنم) میں جھوکے اور عنقریب میں تیم کے ساتھ شفقت و محبت اور حم جائیں گے۔" (نماء: ۸)

وکم کے برکس قرآن کریم نے سورہ فجر (آیت: ۷) (ترغیب، کنز العمال) تیموں کا تیرا حق یہ ہے کہ تیموں کے ساتھ اکرام نہ کرنے والوں کی بڑی سرزنش کی ہے اور یہ اکرام نہ کرنے والوں کی جائے، تمام (مالی، بہرک رہے ہوں گے.. الخ) (ابن کثیر: ۲۵۶/۱) تیموں کے یہ چند اہم حقوق ہیں، ان کے حقیقت واضح کی ہے کہ تیم کی بے توقیری اور ان کی اصلاح علاوہ بھی بہت سارے حقوق و احکام، کتاب و سنت و خیر خواہی کی جائے، ان کی پوری دیکھ بھال کی جائے، میں مذکور ہیں بہر حال ان حقوق کی ادائیگی باعث ان کے ہر قم کے مال و متناع کی اچھی حفاظت و نگرانی

بازار میں تیم کے ساتھ تعاون و فخرت اور طعام و افلاق کے زریں حکم وہدایت کے ساتھ ہی نرم روی اور زرم گلتاری اختیار کرنے کی بہترین واسیاب، بکمال و تمام، گواہوں کی موجودگی میں تیم کے ساتھ حسن معاملہ اور حسن گفتار کا حکم نہایت زرم روی اور زرم گلتاری اختیار کرنے کی بہترین واسیاب، بکمال و تمام، گواہوں کی موجودگی میں تیم کے ساتھ حسن معاملہ اور حسن گفتار کا حکم نہایت

چین میں قبول اسلام کا اصل ۱۴ ہزار قیمتی کتابوں پر مشتمل

سبب اسلامی محسن

سی ذی

مصر کی "شروعۃ العریس" میں بیان کیا گیا کہ میتوں کی تحریر پر پابندی عالمی بثوت دیا ہے، اور کہا کہ میتوں کی حقیقت نہاد پروفیسر عثمان

شتوان نے کہا ہے کہ چین کی نئی نسلوں میں اسلام لکھیوں نے "المرجع الکبر للتراث" کے تجزی سے مختلف مذاہب کی آزادی دنیا میں بننے والے ہے اسی سے پہلے کا سب اسلامی محسن ہے، اسی کی ذمی کا دوسرا حصہ بازار میں طرح میشا میں بھی جو چنی رہتے ہیں ان کے سامنے اسلامی تظییں اس طرح کے پروگرام رکھتی ہیں جن حدیث، شروح الحدیث، علوم الحدیث، تراجم، وادیان کے پروگرام اپس میں ایک دوسرے پر نفرت و عادات رکھتی ہے اسی میں غیر مسلموں کے سامنے اسلام، رسول اسلام کی رجاء، فتح خلیل، فتح ماکی، فتح شافعی، فتح جبلی، فتح اور انسانی رواداری کو شدید نقصان پہنچتا ہے۔

ظاہری، اصول فقہ، فقہ القارن، فقہ الفضائل، فقہ الفتن، فقہ العقائد، تاریخ، سیرت نبوی، اخوات عربی، ادب

عربی، معاجم عرب، اور شعر عربی کے تحت الگ الگ موضوعات پر ۱۴ ہزار کتابیں ہیں، اسی ذمی کے ساتھ ایک مکمل فہرست بھی ہے۔

تو یحییٰ نے کہا کہ عالم اسلام کو چاہئے کہ وہ اور اسلام کے محسن، اصول و قوانین بھی یہ حضرات

بڑی دلچسپی اور غور سے سنتے ہیں، اور ان کے قول خاہر کرے، اور مہذب انداز میں سوئزر لینڈ کے

اس وقت چین کے اندر اسلام بڑی تجزی سے پھیل میں شریک ہو، اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ ہم سوئزر لینڈ

کا تجارتی اور سیاحتی بایکاٹ کریں۔

قائم ہو رہے ہیں۔

تو اسی کا اعتراف غیروں نے بھی خوب کیا ہے، چنانچہ کرنے والوں اور ان کے حقوق غصب کرنے والوں

کے خلاف سخت سے سخت وعیدیں، سیرت محمدی کے اس پہلو کو ظاہر کرتی ہیں جس پر مسلمان محسنین کو بجا طور پر

ناز ہے۔ (سوشل لائز اف دی قرآن: ۳۰-۲۷) لیکن موجودہ زمانہ میں یہیوں کی تقدیری، ان کی

حقیقی اور ان پر حکم کی علم و تحدی اور ان کے مال و متع میں بیجا تصرف اور خیانت و بدیوانی کا دور دورہ

ہے اور معاشرہ میں یہیوں کے حقوق اور ان کے سلسلہ

میں قرآن و حدیث میں وارد احکام و بدیات سے بے تو جیسی برلنی جاری ہے، جس کے برعے نہیں بھی سامنے آرہے ہیں، اس لیے شدید ضرورت ہے کہ یہیوں کے

حقوق کو نہ صرف ادا کیا جائے بلکہ اس کو اپنے خبر و برکت

اور اسرائیلی ماہر اجتماعیات رابرٹ نے اسلام کی

تیم پوری کو یوں خراج تھیں چیز کیا ہے کہ "قرآن

کے مطابق نے عرب کی فطرت بدل دی، وہی دل جو یہیں وہاں تیم کے لیے پھر سے زیادہ سخت

کہ مدد کو بچوں کا کس قدر خیال تھا، خصوصاً ان بچوں کا

جو والدین کی سرپرستی سے محروم ہو گئے ہوں،

کا سب سمجھا جائے جس میں ہم تمام انسانوں کی دنیاوی

واخزوی کا میاںی اور کامرانی ہے، میاں اتنا فی الدنیا حسنہ

و فی الآخرة حسنة و قاعذاب النار۔

یہیوں کے حقوق کا بکثرت ذکر اور ان سے بدلوں کرنے کا، (سیرت النبی: ۱۲۳) اسلام کی اس تیم

اور ممبران پاریمحت نے اسلام اور مسلمانوں کے تعلق

سے اپنی عدالت، نفرت اور سخت تعصیب و تجسس کیا ہے۔

اور مسلمانوں کو متوجه کیا ہے کہ اس طرح کے

عنوان سے مشہور ہے۔

جس سال بڑھ کر (۵۰۶) ہو گئے، ان ہلاکتوں سے بچت کے لیے امریکہ نے ۱۹۴۸ء میں تک ہزار اور ہزار

جرجن" نے بتایا کہ ہم اس شخص کے ذمیں تجسس کے اندھی عالمی

مطابق یعنی کے اندھی عالمی مشریعات (۱۲۰) افراد

کو اپنا شکار بنا چکی ہیں اور یہ لوگ عام طور پر

حظر موت علاقہ کے رہنے والے ہیں، اس کے علاوہ

بعض ممالک پسند نہیں کرتے، اور اس نے جو دنیا شاہزادی کی وجہ سے مسلمان ہی نہیں

پناہ گزیں افراد کو بھی وہ اپنی طرف مائل کر رہے ہیں،

اور فوجی کیپوں میں رہنے والے بیمار، ان پڑھ

بلکہ مشرقی افراد بھی اس سے نفرت کرتے ہیں۔

اور غریب مسلمانوں پر ان کی زیادہ توجہ ہے۔

دولتی طرف ترکی کے دوسرے معبدروں

یمن کے مشہور داعی شیخ عبدالجید زندانی نے

باہیت اور ذمہ دار حضرات نے بھی کہا کہ ہم اس

اور انہوں نے ایک پاکستانی نژاد بڑی سے شادی بھی

کر لی، جو پیش سے ڈاکٹری ہے، اور انہوں نے اپنا

نام "محمد" رکھا ہے۔

ڈاکٹر محمد نے حلقة اسلام میں داخل ہونے سے

قبل کچھ میں اسلامی تعلیمات اور اس کے احکام

و فرانس سے واقفیت کے لیے ماجسٹریٹی میں

گزار تھا، اب وہ پابندی کے ساتھ پانچوں اوقات

کی نمازیں جماعت کے ساتھ دا کرتے ہیں۔ ان

کا کہنا ہے کہ نماز میں وہ سکون ملتا ہے جو کسی اور

اور فیلڈرز کی ساتھ دہاں کا درود نہیں کر سکے۔

یمن عیسائی مشنریوں کے نشانے پر

تو کی کا ہالینڈی و فند کے استقبال

رفاقتی، تلقی اور طبی کاموں کے گمراہ کن عنوان

کے تحت اس وقت یہیں میں عیسائی مشنریاں سرگرم

سے انکار

ترکی کی حکومت نے ہالینڈ کے پاریمانتی بورڈ

کے ممبران پر مشتمل و فند کے استقبال سے انکار کر دیا

جس میں گستاخ رسول "خیرت فیلڈرز" بھی شامل

تھا، جو ہالینڈ کی فریڈم پارٹی (Freedom Party) کا سربراہ ہے اور اسلام و مسلمانوں کے

تعلق سے سخت اور جارحانہ دشی اور تیم کو نے عیسائی

مشنریوں کی تحریر کی پابندی کے بعد کی ہے۔

ڈاکٹر توبیجی نے خبردار کیا ہے،

توبیجی حاتمی اور جنوری ۱۹۴۸ء

توبیجی حاتمی اور جنوری ۱۹۴۸ء

رسید کتب

م. ج. ج.

تحریک ولی الہی اور حجک سید احمد شہید کے اثرات سے بھی مخاطر کرایا گیا ہے، کہ پرتا گنڈھ پر ان حجکوں نے گہرا اڑالا اور اسی حمن میں مولانا سید محمد امین نصیر آبادی کی مجددانہ و مصلحانہ خدمات کا بھی ذکر کیا ہے کہ جن سے شاید سب سے زیادہ پرتا گنڈھی فیضیاب ہوا تھا۔

اپنی نیت کا قبلہ درست کیجئے

طلبہ دارالعلوم سے حضرت ناظم ندوۃ العلماء کا فکر انگیز خطاب

ادارہ

اور ہر رکعت میں یہ دعا کرتے ہیں مقصود یہ ہے کہ غرض سامنے رہنا چاہئے، جب غرض سامنے رہتا ہے تو انسان ہمت و حوصلہ اور رکعت سے کام لیتا ہے۔

حضرت مولانا نے طلبہ سے اخلاق نیت پر نور دیتے ہوئے فرمایا کہ پہلی بات قوی ہے کہ ہماری نیت درست، ہر نماز کی ہر رکعت میں اهداف الصراط المستقیم المستقیم پڑھتے ہیں مگر ہمیں نہیں رہتا کہ صراط المستقیم پڑھیں، اس لیے ہمارا دھیان اور توجہ ایک مقصد پر مرکوز ہو، یہ نہ ہو کہ قانون اور انتظام کے دیا ہے کے تحت کام کر دے ہیں ہونا تو یہ چاہئے کہ کوئی کہہ یا نہ کہے ہیں اپنا کام مقرر و وقت پر تنہی کیسا تھا انجام دینا چاہئے، جو چیز آپ کو حاصل کرنی ہے اس کی فلک خود کریں، کسی کو توجہ دلاتے اور ٹوکنے کی ضرورت نہیں پڑے۔

مولانا عبدالباری ندوی کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک مرتبہ مولانا مرحوم جوندوہ کے عبقری فضلاء اور حضرت تھانوی کے خلقاء میں تھے،

کے پاس ایک استاد گئے، مولانا نے ایک کام کے لئے تو انہوں نے کہا اس وقت ایک ذمہ داری کے، فرمایا کہا، کہا امتحان ہال جانا ہے تو پوچھا آپ وہاں کیا کریں گے جواب دیا، طبیہ کی گرانی کریں گے کہ وہ نقل نہ کریں، اس پر مولانا مرحوم نے کہا کہ آپ طبیہ کی گرانی کریں گے کہ وہ نقل نہ کریں ایسے درسوں کو بند کر دینا چاہئے، جہاں طلباء دین دھوکہ دینا سمجھتے ہیں، اور کوئی مقصود نہ ہو، تو پھر بات یہ ہے کہ آپ کی گرانی کی ضرورت نہیں پڑے، بلکہ آپ کو یہ اشکال ہو کہ ہماری گرانی کیوں ہو رہی ہے؟ کیا ہم پر اعتماد نہیں ہے؟ آپ اس کو اپنی توہین اور بے عزمی سمجھیں گے ایسا کہاں ہو رہا ہے؟ تو سوچنے کی بات یہ ہے کہ ہم دینی درس میں

۱۹ ربیع المحرم ۱۴۲۳ھ مطابق ۶ جنوری ۲۰۰۵ء کے اس سے بڑی کوئی خوشی نہیں ہو سکتی، اور جس کو دارالعلوم کی عظیم الشان مسجد میں طلبہ دارالعلوم ندوۃ العلماء کو ناظم ندوۃ العلماء و صدر آل اعلیٰ مسلم پر نسل چین کی زندگی، مال و دولت کی فراوانی، یہ نعمت نہیں بلکہ خدا کی تافرمانی کے اسباب ہیں قرآن کریم نے لا بورڈ حضرت مولانا سید محمد رائع حنفی ندوی نے اس کو "نعمۃ" کہا ہے، اور یہ قرآن کی بЛАغت ہے کہ پھر اور جامع خطاب فرمایا جس میں طالبان علوم نبوت کو ان کا مقام و مرتبہ، رسول خدا کی نیابت، امت کی تین ان کی ذمہ داریاں اور دارالعلوم میں ان کے الہی اور محبت رسول کا تذکرہ ہے وہاں "نعمۃ" کا لفظ لیے رکھنے پر زور دیا، حضرت والانے بعد حمد و صلاة استعمال کیا ہے۔

عزیز طلبہ! آپ ذرا غور کیجئے ہمارے سامنے اپنے خطاب میں فرمایا کہ نعمۃ اور طالبان علوم دین!

اللہ تعالیٰ کا ہم جس قدر شکر ادا کر سکیں، ہمیں نعمۃ کے راستے پر لایا، نعمۃ کا راستہ نہیں دکھایا، آپ کرنا چاہئے اور اس میں بالکل کوتاہی نہیں کرنی یہاں آئئے ہیں تو صراط الذین انعمت علیہم کے زمرہ میں شامل ہونے کے لیے آئے ہیں، اہدنا لمحن عطا فرمائی ہے سورہ فاتحہ ہم روز کتنی بار پڑھتے ہیں ہم کو توفیق عطا فرمائی اور جو مقام آپ حاصل کرنے کے اور نمازوں میں کتنی بار زبان سے ادا کرتے ہیں لیے آئے ہیں وہ صراط المستقیم ہے، صراط المستقیم کی تشریع "اعقریۃ عبد اللہ عباس الندوی" کے عنوان سے لکھا اہلنا الصراط المستقیم، صراط الذین انعمت علیہم ہے جو عطف بیان ہے، یعنی ان لوگوں کا راستہ جن پر تیر انعام ہوا، کفار کو جو نعمت می کے راستے پر چلا جن پر تو نے انعام و اکرام کیا، انعام اس کو قرآن نے نعمۃ کہا ہے اور مون کو جو نعمت می اس کا داکرام کا مطلب یہ ہے کہ دین کی دولت عطا فرمایا، کو نعمۃ کہا ہے اور پھر یہ بھی دعا کرتے ہیں قرآن کریم نے دین کی دولت و نعمت کو "نعمۃ" کہا "غیر المغضوب علیہم ولا الضالین" یعنی ان لوگوں کا راستہ نہیں جن پر آپ کا غصب نازل ہوا ہے "نعمۃ" یعنی جس سے انسان کو آرام و راحت اور خوشی ملے یعنی خدا نے ہم کو خوشی دی اور وہ گمراہ ہو گئے، تو نعمت مانگنے کے ساتھ اس کے عکس سے بچنے کی بھی دعا کرتے ہیں، ہر نماز

معروف شخصیات میں شیخ حام الدین ناک پوری، مولانا محمد احمد پرتا گنڈھی، مولانا محمد یار صاحب اور مولانا حکیم محمد اختر کراہی کا ذکر ذرا تفصیلی ہے، اور باحیات لوگوں میں صرف مولانا حکیم اختر صاحب کا تذکرہ کیا ہے، کتاب مفید ہے اور موثر اور بعض باتیں تاریخی طور پر اصلاح طلب بھی ہیں۔

نام کتاب: قرآن مجید کے انگریزی ترجموں کا تقدیم مطالعہ

مؤلف: مولانا ذاکر عبد اللہ عباس ندوی
مترجم: قرشعبان ندوی

ناشر: مجتمع الباحث العلمی، ندق دہلی
صفحات: ۱۳۸، قیمت: ۸۰ روپے

مولوی قرشعبان ندوی جواہر حل نہر و یونہر شی، ندق دہلی میں رسیرج اسکار ہیں، ایم، فل کامقالہ انہوں نے مولانا عبد اللہ عباس ندوی کی حیات و خدمات پر مصنف ایک اصول قائم کر کے کتاب میں اس کی پابندی اور اب ان کی ہی ایک تحقیقی کتاب جو قرآن مجید کے "عبقریۃ عبد اللہ عباس الندوی" کے عنوان سے لکھا کرتے تو زیادہ مفید ہوتا ہے، مقدمة حضرت مولانا سید محمد رائع ندوی ناظم ندوۃ العلماء کا ہے امید ہے اس تحقیقی کی تقدیر کی جائے گی۔

نام کتاب: تذکرہ علماء پرتا گنڈھ
از: مولوی محمد حبیب الہی

ملٹن کاپ: مظاہری دارالعلوم، ذریوا، پرتا گنڈھ
صفحات: ۲۰۰، قیمت: درج نہیں
میں بھی ہونا چاہئے۔

☆☆☆☆☆

کیا اور ایک گرافندر تھنڈی مدارس و طبلہ دینیات کے لئے الفہد امیر کے نام سے پشتا گنڈھ کی مختصر تاریخ کے ساتھ مقدمہ میں پشتا گنڈھ کی مختصر تاریخ کے ساتھ

رکھا کہ قسم العبادات کو لینا نہیں ہے، اور قسم العاشرہ مصنف: مفتی راشد سین مددوی
ناشر: سید احمد شہید اکاذبی، دارعرفات، رائے برلنی
صفات: ۳۶۸، قیمت: دوسو روپے
ندوۃ العلماء نے اصلاح نصاب تعلیم کا جو جزا کتاب الرضا، کتاب الطلاق، کتاب الایمان، کتاب الحیاء تھا وہ صرف ادب عربی، انشاء، تاریخ اسلامی و حضرت مصطفیٰ علیہ تفسیر، علوم کتاب الشفہ، کتاب الکمال، کتاب الکفالة، کتاب الحوال، کتاب الترکۃ، کتاب الورعہ، کتاب الحبہ، کتاب الظرف والا بات، کتاب الاصحیہ، کتاب الاجارة، کتاب مذہبیہ، کتاب الورعہ و انشاء کے مطابق کتابوں کو ذہین دماغ کے قبول کرنے کی ملاحیت کو نظر رکھتے ہوئے جدید اسلوب تحریر و انشاء کے مطابق کتابوں کو دوسرے قسم کی ملاحیت کو نظر رکھتے ہوئے جدید اسلوب تحریر کتاب کے بابوں میں ڈھاننا بھی تھا۔

مصنف نے بعض کی قصیلیں قائم کی ہیں اور بعض کو باب کا نام دیا ہے اور باب قائم کر کے موضوع تبدیل کر دیا ہے، جیسے کتاب الاضریۃ کے بعد باب حد القذف اس کی ایک فصل ہے فصل فی التعریف، مصنفوں کا اپنا اپنا ذوق ہوتا ہے جو ان کی تینیفات میں ظاہر ہوتا ہے اگر مصنف ایک اصول قائم کر کے کتاب میں اس کی پابندی کرتے تو زیادہ مفید ہوتا ہے، مقدمة حضرت مولانا سید محمد رائع ندوی ناظم ندوۃ العلماء کا ہے امید ہے اس تحقیقی کی تقدیر کی جائے گی۔

اور "الفہد امیر فی قسم العبادات" تیار کر کے بڑا خراج جیسیں دھول کیا، اور ان کی یہ جوں شش مدارس اسلامیہ میں بڑی رائج ہوئی، بذریورت تھی کہ اس سلسلہ کو آگے بڑھایا جائے، اس کے لئے دارالعلوم ندوۃ العلماء کے علی ایک دوسرے فاضل مفتی راشد سین مددوی اسٹاد حدیث و فقدر سیاء الحلم تھی، رائے برلنی نے عزم کیا اور ایک گرافندر تھنڈی مدارس و طبلہ دینیات کے لئے الفہد امیر کے نام سے پشتا گنڈھ کی مختصر تاریخ کے ساتھ مقدمہ میں پشتا گنڈھ کی مختصر تاریخ کے ساتھ

☆☆☆☆☆

کر رہے ہیں؟ آخر اس کا مقصد کیا ہے؟ والدین، الصراط المستقیم پر عمل کرنا آسان ہو تو یہ خدا کا مقام حاصل ہو گا اور آپ کی لاکن ہوں گے، خدا رشہ دار، بھائی بہن اور اعزہ واقارب کو چھوڑ کر، تمام کتنا بڑا احسان ہے، خدا نے جو موقع دیا ہے آپ سب کی خدمت کرے اور نیت میں اخلاص راحتوں کو تج کر، یہاں کیوں پڑے ہوئے ہیں، اگر فائدہ نہ اٹھائیں تو اپنا نقصان ہے، اور کوئی آپ عطا فرمائے اور ہم سب کو دین کی خدمت کے لیے آخر اس کا مقصد کیا ہے، اور اس کا پھل ہم کو کیا ملے کو مجبور نہیں کر سکتا۔

ندوہ کے شب و روز

اور یہ، یہ سہ یار دست سے بڑھتے، پپے سے یہے
 واضح رہے یہ حضرت مولانا کی وہ تقریر تھی
جو سال کی شروع میں طلبہ و اساتذہ دارالعلوم کے
سامنے ہر سال ہوتی ہے، جس میں طلبہ کے
یہاں آنے کا مقصد، ان کا مقام درجہ، حالات کی
خطرناکی اور علمائے دین و ناسیتین نبی کی ذمہ داریوں
کو حضرت والا اپنے عیق مطاععہ اور طویل تجربات کی
بھی محنت سے پڑھ لیتے تو وہ علم بھی حاصل ہو جاتا
اللہ رب اعزت کا شکر ادا کیجئے کہ اس نے
روشنی میں بیان فرماتے ہیں۔

اور پرنسپل جسے آپ پہاڑ رہے ہیں احمد بن الصراط المستفیم ” لے دروازہ تک داں تو یہ حقیقت کھل کر سامنے آجائے گی۔

نیت کے استھفار اور مقصدیت پر مزید تاکید طور پر حاصل کریں کیوں کہ آگے آپ کو امت مسلم کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ نیت درست تجویز بلکہ پوری انسانیت کا ہادی و مریبی اور مصلح و معلم بننا اور عبیث سے بچنے، ادارہ کے ذمہ داران، اساتذہ اور کارکنان اپنا کام کر رہے ہیں، آپ کو فائدہ پانچ سال پڑھا اور علم ایک سال کا حاصل کیا تو گویا آپ نے چار سال ضائع کر دیا۔

ہوں گے اور کسی لاٹق ہو گئے تو فائدہ کس کا ہو گا؟ اس
لیے ہر وقت اپنا جائزہ اور امتحان لجھے کہ ہم یہاں کیوں آئے
کیوں آئے ہیں؟ درجے کیوں جاری ہے ہیں؟ انتظامات کی قدر کیجھے، فراغت سے قبل کچھ حاصل
کرنا میں کیوں پڑھ رہے ہیں؟ نظام کی پابندی کیوں کر کے جائیے، ایک ایک لمحے سے فائدہ اٹھائیے،
کر رہے ہیں؟ اور پھر ان سے کا سال کے آخر میں جگرہم ادا نادی نے کہاے

فائدہ ہوا یا نہیں، ایک تا جریا کوئی بھی کام کا آدمی شام قیمت غم حیات کی تودام دام لے آپ عالم انسانیت کے میخا اور فائدہ ین دین و ملت کے وقت حساب لگاتا ہے کہ دن بھر کام کیا فائدہ ہوا یا بہار ہو کہ خزان تو سب سے کام لے بن کر لکھیں گے، اگر آپ نے اس کی قدر نہیں کی نہیں؟ آپ ذرا سوچئے کہ یہاں کیوں آئے؟ کسی یعنی خدا نے جوزندگی دی ہے اس کو غیبت اور یہاں داخل ہونے کے بعد بھی یہاں کے ذرہ کارخانہ، کالج، یونیورسٹی یا کمپیس اور چلے جاتے، سمجھئے، بہار و خزان، سخت و آرام دہ دونوں حالات ذرہ سے استفادہ کر کے اپنے آپ کو نہیں چکایا تو بڑی مدرسہ میں کیوں آئے، اس کا مطلب ہے کہ اہدنا میں وقت کی قیمت وصول کیجئے، اس کے بعد ہی کوئی محرومی کی بات ہوگی۔

عَزِيزٌ طَلَبُكَ إِنَّهُمْ كُوْحْمَ دِيْتَاهُ اَوْرَاسَتَهُ بِجَمِيْعِ
كُوْنَ آئَهُ ہیں، یہاں آپ دین سمجھنے کے لیے اور عقل سے آدمی شناخت کرتا ہے، اچھے اور بے
بَاتَاتَہُ اَوْرَ تَوْفِقَ دِيْتَا ہے، اس لیے کہ کوئی ماں کے
آئے ہیں اور جب دین کو اپنا نصبِ العین کافر ق کرتا ہے یہ دُعْتیں اس لیے دی ہیں کہ انسان
بَنَا میں گے تو دنیا تو اس کے ساتھ ملے گی ہی، لیکن ان سے کام لے، یوں ہی عیناً ان کو نہیں دیا ہے، کوئی
مُتَقِيمٌ بھی خدا ہی دے گا، جب بندہ اخلاص کے
اگر آپ نے نبی کی خصوصیات مدرسون میں رہ
کر حاصل نہ کی تو جب آپ یہاں سے جائیں
گے، دنیاداروں کی طرح جھوٹ بولیں گے، دھوکہ
دیں گے، خیانت کریں گے، تو آپ کا اور ان
درسوں کا کیا اعتبار ہے گا، لوگ کہیں گے کہ یہ اتنے
سال ایک خاص باحول میں رہ کر آئے مگر ہم میں
اللہ نے قصد وارادہ کے ساتھ انہوں کو پیدا کیا
اوْرَانَ میں کوئی فرق نہیں ہے۔

عزم و اہل اہدنا الصراط
الستقیم کی قیل میں آئے ہیں کہ اللہ وہ
راسہ عطا فرمائجنت کاراستہ ہے، جو خدا کی رخاکے
مطابق ہو، دنیاداروں کی نعمتوں کوئی کہا گیا ہے
قرآن میں ہے ”ونعمہ کانوا فیها فا کھیں“ یعنی
خوب مزے لے رہے تھے اور جب خدا کا عذاب آیا
توبہ ہوا نکل گئی، لیکن آپ اس قدر زبان سے اس
آئت کو دہراتے ہیں اور بھول جاتے ہیں، اور کام
نعمہ دانے لگتے ہیں، سبی وجہ ہے کہ اللہ نے
انسان کو اشرف الخلوقات بنایا ہے اور اس کو تمام
خلوقات پر فویت دی ہے، جانور کو کھانے سے
مطلوب ہے اس کو جھوٹ، دھوکہ، گناہ، رشوت
اور سود سے کوئی مطلب نہیں جہاں موقع ملا منہ
مار دیا، دکان پر گیا تھے کچھ دیکھا تھا پوچھا بس کھانا
شردیع کر دیا سکی کام اگر انسان کرنے لگے
تھیم انہوں نہیں کافی۔

میں ان لوچھیں ملے کا فین الناس من یقول
رَبَّنَا آتَنَا فِي الدُّنْيَا وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ
عَلَاقٍ“ ایک انسان اور جانور میں کبھی فرق ہے کہ
خدا نے انسان کو علم و عقل دیا ہے، اور جانور اس سے
عاری ہے، ورنہ اس کی کیا غلطی ہے وہ جو کچھ کر رہا ہے
اس کو عقل ہی نہیں کہ یہ صحیح ہے یا غلط، اس لیے دعا یہی
ماںگی گئی ہے کہ دنیا و آخرت دونوں جگہ اچھی چیز
دے، ہمارے ان مدرسوں میں کبھی تعلیم ہوتی ہے،
قرآن و حدیث میں کبھی تعلیم دی گئی ہے، اگر ہم رات
و دن قرآن و حدیث پڑھیں اور فائدہ نہ اٹھائیں
تو اس کا کیا حاصل! ان علوم کا فائدہ یہ ہے کہ آپ
خود عمل کریں اور قوم کے مریبی، ہادی، مصلح اور معلم بن
کر لٹکیں، خود اپنے عمل کے لیے تھوڑا علم بھی کافی ہے،
اس قدر کتابیں پڑھنے اور علم حاصل کرنے کا مقصد یہ
ہے کہ آپ کو دوسروں کی رہبری کرتا ہے۔

اور جانوروں سے اہل داعلی مقام عطا کیا اور برتری
کے لیے علم و عقل دیا اب اسکا کام ہے کہ وہ فائدہ
انحصاری اور اپنی زندگی کو کارآمد بنائے۔

مولانا محدث نے فرمایا کہ ہم کو ہر وقت مقصد پر
دھیان دینا چاہئے، دھیان نہ دینے سے کام عبث
ہو جاتا ہے، مثال کے طور پر آپ کوثرین سے سفر کرنا
ہے تو آپ اس کے لیے کس قدر اہتمام کرتے
ہیں، پہلے سے گاڑی کا متعینہ وقت معلوم کرتے ہیں،
اور اس سے کچھ قبل ہی سارا سامان تیار کر کے نکل
جاتے ہیں، اگر آپ دھیان نہ دیں تو گاڑی چلی
جائے گی اور نقصان ہر حال میں آپ کا ہی
ہو گا، تو دھیان کریں کہ آپ یہاں کیوں آئے
ہیں، اور یہاں سے نکل جانے کے بعد پھر آپ کو یہ
نعت نہیں ملے گی، کفار کا حال قرآن نے یوں بیان
کیا ہے ”رَبُّ ارجعونَ لِعَلَى أَعْمَلِ صَالِحِينَ“

کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو عقل و علم دیا ہے، اور یہ ہو قاتلہا" یعنی اب تمہیں موقع نہیں دیا جائے گا جب دوسری لمحتیں ہیں جو جانوروں کو نہیں ملی ہیں، علم موقع تھا تو اس سے فائدہ نہیں اٹھایا اور عبیث کاموں دوسروں کے تجربات سے فائدہ اٹھانے کو کہتے ہیں، میں لگر رہے، اب تو سزا بھلکتی ہے۔

MOHD. YASIN MOHD. YAMIN PERFUMERS

EXPORTERS & IMPORTERS

Tayyab Shamama	طیب شماما
Shamama Abid Special	شماما عابد اسپیشل
Amber Abid	امبر عابد
Muskh Amber	مسک امبر
Attar Hena	عطر حنا
Attar Gulab	عطر گلاب
Attar Keora	عطر کورا
Attar Motia	عطر موتیا
Attar Zafran	عطر زعفران
Rooh Khus	روح خس
Iannatul Firdaus	جنت الفردوس
Majmua	مجموہ



Kannauj-209725 (U.P.)

Tel: 05694-234445, 234725, Fax: 234388
Mobile: 09839208298 (Mohd. Furqan)
E-mail: mymykannau@yahoo.co.in

Manheel Mian
Jewellers

مقبول میال جویلریز

Jutey Wali Gali, Aminabad Lucknow.
Mob: 9856059081-9919089014

Mohd. Irfan

Mob. 9305672501

ARHAM

MEN'S WEAR

Specialist

Sherwani, Jodhpuri Designing Suits

KOREY WALI GALLI, NEAR USMANIA MASJID
PATANALA, LUCKNOW

Mob: 9415090544 Shop: 2627446 Res: 2254796

پروپرائز: ولی اللہ

والی اللہ جویلریز
WALIULLAH JEWELLERS
All Kinds of Gold, Silver & Diamond Jewellery
Jutey wali Gali, Aminabad, Lucknow



ممبئی کے قارئین کی حدمت میں

ممبئی کے "صحیر حیات" سے گزارش ہے کہ "صحیر حیات" کے مسلمان فوجی کرنے والے بخش کے سلسلہ میں دہلی کے پڑپورا بیٹھا ہوا، مولانا کو فوج کرنے کی رسالت بخوبی کی۔

ALAUDDIN TEA

44, Haji Building S. V. Patel Road
Null Bazar, Mumbai-400003

Tele: Add Cupkettle

CAFE FIRDOS

Partly Air Conditioned

MOGHALAI & CHINESE FOOD

Tel: 23424781-23459921

145, Sarang Street, Crawford Market, Mumbai-400003

Contact:
Mr. M. Afzal 9919023087
Mr. M. Imran 9455157236
Mr. Zainuddin 9322612618

Phone: (011) 2412946
(011) 2427442

دینی صحت مردانہ ملبوبات کا قابل استعمال صدرکار
اعلیٰ کوئی، جدید ترین فیشن کے ساتھ

Shirts, Trousers, Coats, Embroidered, Sherwanis, Pullovers,
Jackets, Kurti-Suits, Night Suits, Gown & T'es.

شاوی ریاہ، تیچ بار اور لفڑیاں کے لئے شاندار ذخیرہ، تشریف لائیں قابل بخود سر برائے

menmark
Ultimate Men's Clothing

MFG, Wholesale, Export & Retail
58, Halwasia Market, Hazratganj, Lucknow - 226001

النادی العربی، جمعیۃ الاصلاح
اوہن کے شعبہ جات
دارالعلوم کے اندر جہاں طلبہ کی تعلیم و تربیت
ہوتی ہے اور قرآن و حدیث، فقہ اسلامی، ادب عربی
اور دیگر علوم و فنون میں ان کو تیار کیا جاتا ہے، وہیں
ان کے زبان و قلم کی تربیت اور دعوت و اصلاح کے
لیے ان میں قیمت نہیں کو استعمال کرنے کی
صلاحیت بھی پیدا کی جاتی ہے، اس کے لیے
دارالعلوم میں "جیۃ الاصلاح" اور "النادی العربی"
کے نام سے اردو اور عربی میں تحریری و تقریری مشق
و تمرين کے لیے الگ الگ شعبہ قائم ہیں، النادی
عربی کے جملے ہر جھریات کو تلقینی اوقات میں پکھ کی
کر کے آخر میں رکھے جاتے ہیں، جن میں ہر درجہ
کے طبلاء اساتذہ کی گمراہی اور ان کے خصوصی اشراف
میں زبان کی اصلاح لیتے اور اس دائی وجہاً وجہاً زبان
کو سیکھتے ہیں، جس میں قرآن پاک نازل ہوا، اسی
میں شریعت محمدی اور علوم اسلامی کا اصل سرمایہ ہے،
اس شعبہ کا افتتاح مسجد وارالعلوم میں حضرت ناظم
ندوۃ العلماء کی صدارت میں ہوا، جس میں جتاب
ہمیشم دارالعلوم، جتاب معتمد تعلیم ندوۃ العلماء
اور اساتذہ و طبلہ موجود تھے۔

"جیۃ الاصلاح" کے انج سے طلبہ کے اندر
اردو زبان میں زبان و بیان اور تحریر و مضمون توں کی
مشق اور صلاحیت پیدا کی جاتی ہے، ایک "مرکزی
جیۃ الاصلاح" ہے اس کے ساتھ ہر رواق میں
الگ الگ جیۃ الاصلاح ہے جیسے "جیۃ الاصلاح
رواق سلیمانی"، "جیۃ الاصلاح مسجد القرآن"، ان
اجمنتوں کے جملے ہر جھریات بعد تماز عشاء بڑے
بڑے ہالوں میں منعقد ہوتے ہیں جن میں ہر زم

سلیمانی کے شعبہ صحافت کا افتتاح:

۱۵ اگست ۱۴۳۳ھ کو شعبہ صحافت انجمن
اور انگریزی مشق کے لیے ہر زم جوہر کے جلسے قابل
ذکر ہیں، اس انج سے نہ جانے کتنے میدان تقریر
ندوی کی صدارت میں منعقد ہوا، ان جلسوں سے
خطاب کرتے ہوئے صدر محترم جو خومیدان صحافت
اسلامی اور ملک و ملت کی وہ تمایاں خدمات انجام
کا ایک طویل تجربہ رکھتے ہیں، نے کہا کہ صحافت
دووخاری تکوار ہے، اس سے تعمیر و تحریک دنوں کا کام
لیا جاتا ہے، آپ دیکھ رہے ہیں کہ آج کے حیا باختہ
دور میں کس قدر میڈیا، اور ذرائع ابلاغ معاشرہ کے
اندر برائیاں پھیلائی ہے ہیں، جب کہ ہمارے
تیار ہوئے، سبکی وجہ ہے کہ آج ندوۃ العلماء کے عربی
اسلاف نے اسی صحافت سے وہ کام لیا اور دین کی وہ
زبان میں ماہماںہ مجلہ "بعث الاسلامی" اور پندرہ
خدمت انجام دی جو ایک مجاہد اللہ کے راستے میں انجام
روزہ جریدہ "الراہن" کا ہندوپاک ہی نہیں بلکہ
دیتا ہے، ہماری ذمہ داری یہ ہے کہ معروف کا حکم دیں
پورے عالم عربی و اسلامی میں ایک مقام ہے،
اور وقت کے ادباء و انشاء پرداز اور چھٹی کے علماء
کو باتی رکھیں، اس کی جامع شخصیت حضرت
و دانشوران نے ان کی خدمات کا اعتراف کیا ہے،
اردو میں پندرہ روزہ "تعمیر حیات" اپنی الگ الگ
مفکر اسلام علیہ الرحمہ کی ہے، ان کی شخصیت کو آپ
شناخت رکھتا ہے، ملت اسلامیہ کو صحیح علمی، فکری غذا
پیونچانے اور ان کے اخلاق و اعمال کی اصلاح میں
آج بھی وہ جو کردار ادا کر رہا ہے وہ الہ نظر سے مخفی
معهد القرآن کا افتتاح:

اس انجمن کے شعبہ صحافت کا افتتاح ۱۲ اگست
کومولانا شمس الحق ندوی مدیر مسئول "تعمیر حیات"
میں محبکے کئی سالوں سے نکل رہے ہیں، اور ان کی
کی صدارت میں ہوا، مولانا نے طلبہ کو اس شعبہ کی
اہمیت کی طرف توجہ دلائی، اور اپنے تجربات کی روشنی
میں مفید مشورے دیئے اور کہا کہ آپ کے دارالعلوم
اور اس امانت کو انجام دینے کے لیے
ہر انجمن سے جیۃ الاصلاح کے زیر انتظام طلبہ
حاصل ہے آپ اس کو باتی رکھنے کی کوشش کیجئے، قدم
بڑھائیے، حوصلہ اور ہمت کیسا تھا میدان میں آئیے،
خدا آپ کی مدد کے لئے اور اجر عظیم سے نوازے گا۔
(ترجمہ و پیشکش: جاوید اختر ندوی)